

# کہانی کا قل



اشتیاق احمد

روح اندھے ہم سے جو دعا صریان اور شایستہ حم کرنے والا ہے

محمود، قاروچ، فرزانہ اور

انسپکٹر جمیل سیرز 674

# کمانی کا قتل

اشتیاق احمد

نئی صدی ..... ٹیکسال



آپ کے محظوظ مصنفوں کی کتابوں کا... نیا اندر

### جلدِ حقوقِ حقوقیہ

اس بناول کے نام و اقتضایہ کرو بارب قریشی ہیں۔  
کسی حکم کی ممانعت کے لئے اور فرمایا جائے تو اسے ہونگے

نام بناول..... کمالی کا حق

ناشر..... اشتیاق لام

ترجمہ..... محمد سعید نادر

سرکولیشن..... محمد یاد ریسٹر

کپوزر..... اے۔ آر۔ قادری

قیمت..... 18 روپے

تین ٹکڑے خرے سے پچھا اک اندرا بک ڈیواریہ سے شائع کیا۔

9/12 نمبر آباد۔ ساندھ، کالا۔ لاگور

فون 563569-72463569 7112969

انداز بک ڈپو

انداز بک ڈپو۔ لاگور

## حدیث نبوی علیہ السلام

حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کے مصاحب زادے حضرت زین العابدین نے رسول اللہ ﷺ کی ایک طویل حدیث روایت فرمائی جس کے آخر میں آخر حضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ "اُنکی امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اول میں میں ہوں مجھ میں مددی لور آخر میں سُج (علیہ السلام) ہیں ۲ لیکن درمیانی زمانے میں ایک کج رو جماعت ہو گی، وہ جسمت طریقے پر جیسیں میں ان کے طریقے پر جیسیں۔

(ملکۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خوب سن لو میں ان مریم کے لئے میرے درمیان نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی رسول۔ یاد رکھو کہ وہ میرے بعد میری امت (کے آخری زمانہ) میں میرے خلیفہ ہوں گے یاد رکھو وہ جال کو قتل کریں گے، صلیب کو توزیں گے، اور جزیہ موقوف کر دیں گے، اور جنگ فتح ہو جائے گی، یاد رہے تم میں سے جو ان کو پائے افسوس میر اسلام پہنچا دے۔

(الدر المنشور ص ۲۳۲ جوال طرانی)

## دوباتیں

### السلام عليکم ۱

یہ کہانی کا قتل کی دوباتیں ہیں۔ پھرے اس بہانتے قلب کو ہال کا ہم  
علوم ہو گیا... آپ کس انسس گے... تو ہمیں سرورق دیکھ کر ہی ہو گیا  
تھا... لختے سرورق پر ایک بات یاد آتی... مجھ قادر ہیں لور یک شال مالکان کا  
خیال ہے کہ یہ آج کل کیسے سرورق، اتنے لگے ہیں... .

منکالی کا نام ہے... سرورق اب دو رنگوں میں پہنچائتے چاہے  
ہیں۔ اس طرح آخر ایجاد پنج کم ۲۰ نے جس اور میں نے قدرے سکون کا  
سائس لیا ہے... کیا آپ کو یہ بارہ پندرہ سینیں... کہ میں سکون کا سائس لے  
سکوں... اس سے بھی زیادہ سکون کا سائس، میں ایک رنگ کے سرورق وہ اکر  
لے سکتا ہوں... میں پھر آپ پنج زیادہ بے سکونی محسوس کریں گے... لور  
میں ایسا نہیں پہاڑتا... .

ویسے یہری کوشش ہے... سرورق پھر سے پیدا رنگ میں ہو یا  
کروں.. آپ دعا کریں... لور ہاول پڑھنے والے مزید دوست پیدا کریں...  
آپ میں سے ہر ایک اگر صرف ایک دوست کو بھی ہاولوں کا قادری پیدا رہے تو  
سرورق چدار رنگوں میں پچھوٹا یہرے ذے... گھویا آپ کے ذے یہ... لور  
یہرے ذے ذے وہ... یہ میں کیا... یہ ہو کر نہ لگا... ہے کوئی تسلیک... .

اشتیاق احمد

→ ... آنکھ رو

جہاڑ دشائی کے فون کی تکھنی جسی... انہوں نے بے خیالی  
کے عالم میں ریسیور اخفاکر کان سے اگایا، وہ اس وقت اخبار پڑھ رہے  
تھے، ناشتے کی سیز پر اخبار پڑھنا ان کا جبوب مشغله تھا... جب تک  
ہاتھ میں اخبار نہ ہوتا، ناشتاں کرتے... دوسری طرف سے ایک  
بادیک سی آواز نالی دی

”آپ جاؤ یہ شائی ہیں۔“

”میں... میں ہاں... ہاں رہتا ہوں۔“

”آپ آج شام ساتھ بھٹے ملاقات کر رہے ہیں۔“  
ان کی پیشائی پر مل پڑ گئے... اخبار کو کروہ پوری طرح فون  
کی طرف متوجہ ہو گئے:

”میں سمجھا تھیں جتاب آپ کیا کہتا جاتے ہیں۔“

”آپ آج شام ساتھ بھٹے ملاقات کر رہے ہیں۔“

”یہ حتم ہے... اطلاع ہے... یا سوال ہے؟“ انہوں نے جھلاکر

کہا۔

”اطلاع... میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں کہ آپ آج شام

”بہت خوب امیر اخیال تھا، آپ بھی کسی نہیں گے۔“

”بچھر کیوں فون کیا۔“

”آج کی ڈاک سے آپ کو ایک لغاف ملنے والا ہے۔“

”کیا طلب... کیسا لغاف؟“ اس نے پوچھ کر کہا۔

”لغاف دیکھ کر اندازہ ہو جائے گا کہ وہ کیسا ہے... اس لغافے

کو دیکھنے کے بعد ہی آپ کا فیصلہ معلوم کروں گا... کہ آپ مجھ سے ملنے

کے لئے آ رہے ہیں یا نہیں۔“

”میں پھر بھی نہیں آؤں گا۔“ جاوید شانی نے درستہ نہیں کیا۔

”اہمی آپ نے وہ لغاف تھیں وہ کیا... میں ایک دیکھنے بعد فون

کروں گا...“ ان الفاظ کے ساتھ ہی فون ملے کر دیا گیا... ابھی ڈاک

ٹھیں آئی تھی... ان کے چہرے پر الحسن اور پریشانی ساف نظر آئے

گلی تھی... آگرہ ڈاک اگلی... اس میں جہاں کاروباری خلط ملتھے... دیاں

ایک ایسا خط بھی تھا جس پر لگھتے والے کام ہی نہیں تھا... لغاف اگلی

بجیب سے رنگ کا تھا... انہوں نے سوچا... ہوت ہو... بھی وہ لغاف

ہے... وہ تھا بھی کافی موڑ اور دزنی... آخر انہوں نے وحک و حک

کرت دل کے ساتھ لغاف کھووا، اس میں کبھی تو پر ناپ کے گے الفاظ

میں ایک خط تھا... لکھا تھا:

”آپ کو میرا خط مل گیا ہا... اب اس کی پڑاہت پر

مل گرنے میں ہی آپ کی بھڑی ہے... پڑاہت

دوسرے کا نذر ہے...“

ساتھ ہجھ سے ملاقات کر رہے ہیں... یہ ملاقات کماں ہو گی، یہ  
میں آپ کو بچھر بتاؤں گا...“

”آخر میں آپ سے ملاقات کے لیے کیوں آؤں... پہلے تو  
آپ میرے اس سال کا جواب دیں۔“

”اس لیے کہ آپ آئے پر مجبوہ ہیں۔“

”یہ آپ سے اس نے کہ دیا۔ انہوں نے جھلا کر کہا۔“

”یہ میں نے اپنے آپ سے کہ دیا ہے کہ آپ میرے پاس  
آئے پر مجبوہ ہیں۔“

”آپ کی ایک بات بھی میرے پہلے نہیں پڑی... میرا بھی  
فرما کر وضاحت کریں۔“

”آپ چاہیں اور میں وضاحت نہ کروں... یہ کیسے ہو سکتے  
ہے۔“

”ھر یہ... تو پھر کریں وضاحت۔“

”ہاں ضرور... کیوں نہیں... میرے پاس بچھر جیسے ہیں...“

آپ ان چیزوں کو ضرور سے خورے دیکھنے کی کوشش کر رہیں گے۔

”میں تم کی چیز ہیں۔“ انہوں نے جمیت زدہ انداز میں کہا

”ان کا تعلق ہے سے نہیں... عرف دیکھنے سے ہے...“

ویکھ کر آپ کے ہوش اڑ جائیں گے۔

”اب میرے میں نہیں آؤں گا، اس لیے کہ مجھے اپنے ہوش  
ازوانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔“

جہڑو

اتھوں نے دوسرا کانٹہ مکھوا... اس پر لکھا تھا:  
”لغافِ میں آپ کو ایک دو یو کیست ملے گی...  
اس کو وی سی آر پر لگا کر دیکھ لیں... لور میرے  
فون کا انتغار کریں...“

اب انھوں نے اس کیست کو دیکھا... جو نبی کیست شروع  
ہوئی... ان کا دل زور سے دھڑکا... پھر ان کے رو گلے کھڑے ہے...  
لگے... جسم پینے پینے ہونے لگا... یہاں تک کہ جب کیست ختم ہوئی.  
ان کا جسم مکمل طور پر بھیک پڑا تھا اور یہاں تک رہا تھا جیسے وہ پہلوں  
سیست نہائے ہوں... ایسے میں اچاک فون کی تھنچی تھی... ان کا دل زور  
تے دھڑکا... تھر تھر کا پتہ ہاتھوں سے انھوں نے فون کا ریسیور  
اٹھایا... فون کسی پلک فون، تھر سے کیا جا رہا تھا... فرما اسی توی کی  
آواز ستائی دی

”تو آپ نے کیست دیکھی۔“

”ہاں۔“ وہ مکھوئے مکھوئے انداز میں ہے۔

”اب آپ آج شام ساتھے مجھ سے مٹے کے لیے آرہے  
ہیں یا نہیں۔“

”ہاں اآرہا ہوں... کہاں آتا ہے۔“

”اس کیست کی تمن کا یہاں مختلف بھگوں چر میرے تمن  
دوخوں کے پاس ہیں... میں نے اُنہیں ہدایت دے رکھی ہے کہ اگر

تجھے کوئی تھاں پہنچے تو یہ کیست پولیس اور اخبارات کو دے دیں...“  
”تجھے کہاں آتا ہے۔“ انھوں نے مری مری آواز میں کہا۔  
”ہو ٹل اپناں کے جیچے ایک بھنڈر سے... وہ بھو توں کا بھنڈر  
مشہور ہے... اس دیں آجائیں، اس طرف کوئی آنا پسند نہیں کرتا...  
آپ کو ڈرانے کی ضرورت نہیں... اس لیے کہ وہاں کوئی بحث و دوست  
نہیں ہے... لوگوں نے بلا وجہ اس جگہ کو بھو توں کا بھنڈر مشہور کر دیا  
ہے۔“

”اُن چیزیں بات ہے... میں ساتھی وہاں جاؤں گا۔“

”بھنڈر یہ ابھے آپ سے لی کی امید تھی... ایک بار پھر کے دیتا  
ہوں کہ آپ پوری طرح میری تھی میں ہیں... کسی قسم کی کوئی  
حرارت تھی آپ کے حق میں زبردست ہو گی... پھر اس کیست کو  
اخبارات والوں کے ہاتھ لکھنے اور پولیس تک جتنے سے کوئی نہیں  
روک سکے گا۔“

”میں آ جاؤں گا... آپ مطمئن رہیں۔“ انھوں نے مردہ  
آواز میں کہا۔

”بھنڈر یہ... دوسری طرف سے کہا گیا اور فون بند کر دیا گیا۔  
ٹھیک ساتھیج شام... وہ بھنڈر میں داخل ہوئے... وہاں  
ہو کا عالم تھا... دور دور تک کوئی نظر نہیں آ رہا تھا... ہو ٹل اپناں کی  
مارت بھی اس سے کچھ ہی فاصلے پر تھی... اور اس علات کے ساتھ  
میں گویا یہ بھنڈر تھا... پتا نہیں پہلے یہ علات کیسی تھی... کسی کی

کی مل... پڑے کی مل... بہت زندگی ہے... عالی شان ہے...  
پورے ملک کے لئے پڑا تیار ہوتا ہے اس میں، اس مل سے ہوئی لور  
کوئی مل نک میں نہیں ہے... آپ اپنی وہ مل رضوان بھائی کو دے  
دیں...”

”مک.. کیا کہا۔ آپ نے کیا کہا... میں اپنی مل کی رضوان  
بھائی کو دے دوں۔“

”لہ... بھور تھوڑے دیں... یا میں اپنا نام کر جائیں...  
آن کی دنیا کے سب سے بڑے ہیں جائیں۔“

”سک... ہی ان چاؤں۔“ اس کے مدرسے لگا۔

”ہاں! الخدایات میں آپ کی کس قدر تریخیں ہوں گی...  
لوگ کسی کے... سطے نمائے میں اسکی تجیوں کی کہانیاں سننے کو ملتے  
ہیں... آج اسکی مثال کہاں... مٹلا پسلے نمائے میں حاتم طالی تھا... اس  
کی سعادوت کس قدر مشور تھی... ایک بادشاہ تھا... کسی ہماری نے  
اس سے اس کی ساری بادشاہیت مانگی اور خود اسے جنگل میں جانتے کے  
لئے کہا تھا... اس نے تخت پا ہوڑ دیا اور جنگل میں چلا گیا... اس طرح  
بور ہمی کئی کہانیاں، تم نے اپنے بڑوں سے سنی ہیں... لیکن آج ایسا کوئی  
ذکر نہیں ملتا... لیکن میں چاہتا ہوں... لوگ آپ کو اس صدمی کا سب  
سے بڑا ہی کہیں... اور اگر آپ نے وہ مل رضوان بھائی کو دی...  
تو...“ وہ کہتے کہتے رک گیا۔

”ست... تو کیا...“

12  
رہائش تھی یا کوئی سر کاری و فترت تھا... لیکن اب یہ صرف ایک کھنڈر تھا۔  
انہوں نے کھنڈر میں ذرتے ذرتے اوہ مراد ہر گھوم پھر کر دیکھا... وہاں  
کوئی نہیں تھا...“

”میں آکا ہوں... آپ کہاں ہیں؟“

جو اپ میں کوئی آواز نہیں تھی...“

”آپ کہاں ہیں... جواب دیں۔“

کوئی جواب نہ ملا... پھر وہ تین منٹ تک اوہ مراد ہر طبقے  
رہے... آخر دو اپنے جانے کے لپے مڑے... ساتھ میں وہاں  
”میں اپنے وہ دے کے مطابق یہاں بیٹھ کیا تھا... آپ تھا  
میں آئے... اب سیر اکوئی قصور نہیں ہو گا... میں، اپنی جبار ہاں۔“  
یہ کہہ کر وہ کھنڈر سے نکلنے لگے... ایسے میں اپنیں ایک  
زندگی بھیلا کا... ان کے سامنے ایک سیاہ پوش نکرا تھا۔  
وہ شدید سر دیجیں کے دن تھے... اس سیاہ پوش کو دیکھ کر  
انہیں پہنچ آکیا... اس کے پیڑے پر بھی نقاب تھا... البتہ آنکھوں کی  
چند دسوار اخ نظر آرہے تھے... ان سوراخوں سے سرخ سرخ آنکھیں  
چھانک رہی تھیں...“

”میں نہیں تھا... دیکھ رہا تھا... آپ اسکے آئے میں باکسی کی  
ساتھ رہے ہیں۔“

”پھر ہو گیا آپ کا طینان۔“ انہوں نے دو مل آواز میں کہا۔  
”ہاں! ہو گیا... اب ہم طینان سے بات کریں گے... آپ“

”تو پھر یہ قلم لو گوں کو، کھادی جائے گی... اس قلم کے بعد آپ نہ صرف اس مل سے ہاتھ دھو چکیں گے... بلکہ اس کو خنی سے بھی اور اپنے بیوی جوں سے بھی... اور آپ کو جیل جانہ پرے گا... پڑے گایا تھیں۔“

”ہاں... ہاں۔“ انہوں نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

”تب پھر... کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے۔“

”مم... مجھے سوچنے دیں۔“

”لو کے... ضرور سوچیں... خوب سوچیں... مجھے کوئی جلدی نہیں... لیکن الکار تو میں سنوں گا نہیں... آپ کو وہ میں سے ایک راستا پڑھا بے... شر میں اس کو خنی میں اپنی بیوی جوں کے ساتھ عزت سے رہ لیں یا تیل پلٹے جائیں... جیل جانے پر کون سا آپ کی عزت کو چاہد پاندھاں جائیں گے۔“

”ہوں... اپھا... میں کل بناؤں گا۔“

”ضرورت... کیوں نہیں۔“

جاوید شانی اب پھر پوری طرح پیچے سے ہمیک پچھے تھے... کمر آ کر انہوں نے اپنے وکیل اختر شہزاد کو فون کیا... اس کی آواز سن کر ہوئے:

”اختر شہزاد صاحب... کیا آپ فوری طور پر میرے پاس آسکتے ہیں۔“

”خیر توبے... شانی صاحب۔“ وکیل کی خوش گوار آواز سنائی

”مجی نہیں... بھجوں لیں... خیر نہیں ہے۔“

”آپ چھائیں آرہا ہوں... چند رہ تک منت بھر۔“ وکیل نے کہا۔  
اور پھر وکیل ان کے پاس بچھ گیا... وہ ان کا مستقل وکیل تھا... ان کی مل کے تمام قانونی معاملات اس کے ذریعے... وہ ہر ماہ وکیل کو تنخواہ دیا کرتے تھے۔

”اوہ... آپ کا چھروہ تو زیادہ ہی فقیر ہے... آپ کو پریشان ہوتے کی کوئی ضرورت نہیں... میں جو ہوں، کس دن آپ کے کام آؤں گا۔“

اب انہوں نے وکیل کو ساری باتیں بتائی... اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے...

”آخر اس کیست میں کیا ہے۔“

”آپ لوگ کہتے ہیں... یعنی وکیل لوگ... کہ وکیلوں سے کوئی بات پہنچانا نہیں چاہیے۔“

”ہاں! یہ کہتے ضروری ہے... وکیل سے کوئی بات پچھائی جائے تو یہ خود چھپانے والے کے حق میں تھکان وہ ثابت ہوتی ہے...“

”لیکن میں کیست آپ کو نہیں دکھا سکتا...“

”یہ آپ کی مرمنی ہے... اس صورت آپ مجھے سے کیا چاہجے

”پھر یہ بجھ سے ہو گیا تھا...“

”افسوس... افسوس...“

”ابستائیں... میں کیا کروں۔“

”آپ کے کام اس وقت کوئی آئتا ہے تو ان پر جو شد۔“

”کیا کہہ رہے ہیں اختر صاحب... وہ تو کیست، دیکھتے ہی  
میرے ہاتھوں میں ہٹکڑیں لگادیں گے۔“

”لوہ ہاں! اس کا مطلب ہے... میں کسی پر ایسے بیٹھنے کی خدمات حاصل کرنا ہوں گی۔“

”پھر... پر ایسے بیٹھ جاؤں... کویا اس راز میں ہمیں کسی اور  
کو شریک کرنا ہو گا۔“

”جب جو ہی ہے... لیکن یہ لوگ راز کو راز رکھتے ہیں... اس  
اپنے معادش سے غرض دیکھتے ہیں۔“

”معادش کی تو کوئی بات نہیں... لیکن کیا اس قدر جلد و پچھے  
کر سکیں گے۔“

”اس بارے میں پچھے اسیں کہا جائے کا... ایک ہے معلوم آدمی کا  
سراغ لگانا پڑے گا... اس میں دیر ہمیں لگ کر کتی ہے...“

”اور اس نے ایک دن کی محنت دی ہے۔“

”آپ محدث ہو جو اسلکتے ہیں... اس سے کہہ دیں... یہ کوئی  
چھوٹا مسئلہ نہیں... لہذا اور مہاتم دی جائے سوچنے کے لیے۔“

”چھی بات ہے... لیکن اب پر ایسے بیٹھ جاؤں کا انتظام کون  
کرے گا۔“

مشورہ... میں کیا کروں۔“

”کیا اس کیست کے ذریعے آپ کو واقعی جمل بھجا جائے کے  
ہے۔“

”ہاں! اس میں تجھے چیز۔“

”من تمیں۔“ وکل چلا اٹھا۔ اس کی آنکھوں میں خوف دوڑ

کیا۔ ”میں نے اس سے کل تجھ کی صحت لی ہے... کیا ہم کل سے  
پسلے اس کا سارا غل کا سلتے ہیں۔“

”اگر سراغ اکایں... تو ہمیں کیا فاکہ کہہ ہو گا... اس نے تو یہ  
کیست تین چکر رکھوائی ہے... جو خنی اسے کوئی نقصان پہنچا... کیست  
پولیس اور اخبارات کو دے دی چاہیں اور جب تک نہیں ہٹتے ہوں آپ اسے  
جواب فیصل دیں گے تو ہمیں وہ بھی کرے گا... لہذا آپ جب تک  
کیست مجھے فیصل دکھائیں گے... میں آپ کو نہ تو مشورہ دے سکتا  
ہوں... نہ آپ کے لیے کچھ کر سکتا ہوں۔“

”اچھی بات ہے... میں آپ کو کیست، دکھادتا ہوں... لیکن  
پسلے میں کہہ سے کا دروازہ بند کرنا ہوں۔“

”نہیں۔“

کرے کے دروازے بند کر دیے گئے... اس کے بعد کیست  
لگادی گئی... قلم شروع ہوئی... اور پھر وکل چلا اٹھا:  
”من... نہیں... نہیں... نہیں... یہ آپ نے کیا کیا۔“

پھنس گئے ہیں... اس مشکل سے انہیں آپ ہال سکتے ہیں... لیکن رازداری شرط ہے۔"

"یہ تو ہمارا پہلا اصول ہے... اگر پرائیورٹ جاؤں رازداری نہیں ملتی گے تو ان سے کون کسی حل کرائے گا... پھر تو کوئی ان کے پاس بھی نہیں پہنچ سکتا گا..."

"ہوں... آپ نے بالکل صحیح کیا... اب میں ان کا مسئلہ بتاتا ہوں۔"

یہ کہ کر دیکھ ساحب نے پوری تفصیل بتادی۔  
آپ وہ کیست بھتی بھتی دلکھائیں۔"

جاویدہ شانی کے پڑھے پر ایک رنگ آکر گزر گیا... انہوں نے دیکھ کی طرف دیکھا۔

"بھجوڑی ہے... اس کے بغیر یہ ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتی گے۔"

"اچھی بیات ہے۔"

پھر جاؤں نے بھی فلم دیکھ لی اور چلا اٹھا۔

"اڑے بات پر... یہ آپ نے کیا کیا۔"

"میں... میں... مجھ سے ہو گیا تھا... میں نے جاننا بوجھ کر نہیں کیا۔"

"ہوں... یہ مسئلہ تو ہمہ سڑھا ہے... اب ہم کیا کریں۔"  
جاہوں نے جھٹا کر کہا۔

کرے گا۔"

"وہ میں گروں گا... میں ایسے ایک آدمی کو جانتا ہوں۔"

"اوہ اچھا... آپ کی عمر باتی... آپ میرے لیے اتنا کر رہے چل۔"

"میں ابھی اس سے فون پر بات کرتا ہوں۔"

"دیکھ اختر شومان نے فون پر کسی کے نمبر؛ اگل کے... پھر آواز سن کر وہاں۔"

"اختر شومان بات کر رہا ہوں... کوئی صاحب... آپ سے ایک بہت اہم کام ہے... آپ اسی وقت کامنہ جاویدہ شانی کی کوئی بھی پر آسکتے ہیں...؟"

"دوسری طرف کا جواب سن کر وہ ہے۔"

"ہاں ہاں... وہی کپڑے کی مل دالے... لوہ، اچھا ٹھکریہ ٹھکریہ۔"

"یہ کہ کر اختر نے فون مدد کر دیا... پھر ایک لبے قد کا پتہ ادا بنا آدمی دیاں آکیں... اس کی آنکھیں بے بھینی تھیں... ہر وقت اور مل دو ہر دیکھتے رہنے کی عادی..."

"ہاں وہ مسئلہ صاحب... اب بتائیں... کیا مسئلہ ہے... میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"میں سینمہ صاحب کا دیکھ ہوں... اور دیکھ ہونے کے ناطے میرا یہ فرض ہے کہ ان کی خدمت کر دیں گا... یہ ایک مشکل میں

"یہ سوچنا تو آپ کا کام ہے... تو کمل بولا۔"

"ہاں اکیوں فیسیں... مجھے سوچے دیں... کہ اس محاطے میں کیا کیا جاتا ہے۔"

ضرور سوچیں کوری صاحب... ضرور سوچیں۔"

وہ سوچیں ذوب گیا... آخر اس نے چہرہ لور پر انھیں:

"اس کا صرف لور صرف ایک حل ہے... یہ کہ اس بلیک مید سے مزید مصلت لے لیں... اور میں اس مصلت سے قائدہ اٹھا کر اس کا سراغ لکھوں۔"

"پھر... پھر آپ کیا کریں گے۔" سیٹھ چاویدھ شانی نے ہا کھا کر کہا۔

"پھر ہم اس پر واضح کر دیں گے کہ ہم نے اس کا سراغ لگایا ہے... وہاں اگر کوئی گلزار کرے گا... تو خود وہ بھی نیل جائے گا... کیونکہ بلیک مینگ بھی توجہم ہے..."

"کیا وہ اس طرح رک جائے گا۔"

"ذکر لیں گے.. آپ کو غفران کی ضرورت فیں... وکیل صاحب آپ ان کو اطمینان دا دیں۔"

"یہ میرے بہت اچھے دوست ہیں اور میں نے پسلے بھی ان سے اس قسم کے کئی کام لئے ہیں... لہذا آپ کو غفران کی ضرورت فیں۔"

"میت بہت شکریہ۔"

"اب کل بھربات ہو گی... جب اس کا فون آئے گا تو میں بھی اس کی آواز سنوں گا۔"

"آپ... آپ کیے سنیں گے۔"

"میں کل تک تیک رہوں گا... دوسرے سیٹ پر میں اس کی آواز سنوں گا، باقی ساری بات چیت بھی سنوں گا... پھر ایک آدھ و ن کے اندر اندر اس کا سراغ لکھوں گا..."

"اچھی بات ہے... میں تمام ذمہ گل آپ کا احسان ہانلوں گا۔"

"سیٹھ صاحب... اس میں احسان کی بات نہیں... بات ہے معاون کی... اس نیس کے میں آپ سے صرف ایک لاکھ روپے لوں گا۔"

"واہ کوئی بات نہیں... میں تو آپ کو دوے دوں گا دو لاکھ۔"

"نہیں... میں ایک لاکھ لوں گا... اور نہیں۔"

"واہ... آپ تو یہ بتا اصول ہیں۔"

"ایک جا سوں اگر باتفاق نہیں تو وہ کامیاب جا سوں بھی نہیں ہو سکتا۔"

"شکریہ شکریہ۔ توہ خوش ہو گئے۔"

پھر جا سوں صاحب توہاں سے پڑے گئے، وکیل دیں رک چیا... دوسرے دن جب فون آیا تو دوسرے سیٹ پر وہ بھی موجود تھے... اور چاویدھ شانی نے فون انھیں:

"جاویدہ شانی بات کروہاں ہوں۔"

"کیا سوچا پھر؟"

"آپ جانتے ہیں... یہ کس قدر شکل فیصل ہے... ہے ہے ہے؟"

"ہاں اسے تو خیر ہے۔"

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھے لور میلت دے دیکھ سوچنے کی۔"

"اوہ... یہ بات ہے۔"

"جی ہاں! ہے تو یہی بات ہے۔"

"اُنچی بات ہے... میں آپ کو دو دن کی میلت لور۔"

"میں نہیں... یہ برا معاملہ ہے... کم از کم ایک بیٹھنے کی۔"

"آپ کو کیا چکر چلانے کا تو نہیں سوچ رہے... بیادر بھیں۔" ہر چکر آپ کے حق میں یہ سخت چالات ہو گا۔"

"آپ تمیک کرتے ہیں... لیکن کم از کم ایک بیٹھنے کی میلت دے دیکھ۔"

"تمیک ہے... دی میلت... اب میں آج کے دن فون کروں گا۔"

اس نے فون بند کر دیا... جاموس فوراً دسرے کمرے سے نکل کر اس کے پاس آگیا... اور خوش ہو گر دلا۔

"آپ گلرنڈ کریں... اب میں اسے دیکھ لوں گا..."

"سیداد عقیل... مجھے یقین نہیں آ رہا۔"

"ایک بیٹھنے کے اندر اندر میں اسے آپ کے سامنے پیش

کروں گا..."

"آپ... آپ بہت اچھے ہیں۔"

پھر وہ ضروری باتیں نوٹ کر کے چلا گیا... اس طرح ایک چند گز رو گیا... اس دوران جاموس کو ری نے ان سے کوئی ربط نہیں کیا تھا... اس لیے وہ بہت پریشان تھے... ایسے میں دروازے کی ٹھنڈی جی... وہ خود دروازے پر گئے... وہاں کو ری ایک دوسرے آڑی کو ساتھ لے کرخرا تھا... اس دوسرے کے چہرے پر ہوا بیک اڑی کی تھیں۔

"سید عقیل صاحب... آپ کا محترم حاضر ہے۔"

"لگ کر... کیا مطلب... لگ کر... کیا واقعی۔"

"لولو... بات کرو... کیا تم ہی فون پر بات نہیں کرتے رہے..."

"لک اور وہ میں ہی تھا..."

"کور اور وہ تین کیشیں۔"

"وہ بھی میں نے حاصل کر لیں ہیں... آپ ان کو اپنے ہاتھ سے جلاویں... اس کے بعد یہ کچھ نہیں کر سکے گا..."

"بیٹھ بہت گفری۔"

انہوں نے اسی وقت بار بار تھانے میں جا کر کیمتوں کو آگ لگادی... تھنوں تھری سے جلنے لگیں... آخر وہ پھر ڈر انگک رومن میں

آگے...

"اب... اب کیا کرنا ہے۔"

"یہ اب آپ کے خلاف کچھ میں کر سکے گا... جل بھاگ... بلک مید کسیں کا۔" جاسوس نے اسے جھٹکی پا اپنی... وہ خوف زدہ سا اخواز پر چلا گیا...۔

"کوری صاحب... آپ نے تو کمال کرو دیا... شہریے میں آپ کا معادو نہ لے آتا ہوں۔"

"میرے چتاب۔" کوری مسکر لیا۔  
وہ احمد کر چڑھے گئے اور جلدی تو لوں کا آیک بیک اٹھائے داوس آئے۔

"یہ رہے آپ کے آیک لاکھ۔"  
"ایسا کوئی کام ہو اکرے تو آپ بمحیا کر لیا کرسی۔"

"میرے... میرے..."  
اب وہ بھی اخواز پر چلا گیا... پھر دیکھ کا فون آیا:  
"ہاں شانی صاحب... کیا رہا۔"

"آپ کے جاسوس نے تو کمال کرو دیا... اس نے معاملہ ختم کرو دیا۔"

"جی ہاں... ہاں... باکل۔"  
"چلنے ملکر کریں... اور اس معاملے میں میں نے جو کردیا تو  
کیا... اس کی قسم بھج دیجئے گا۔"

"فیض... میں میں تو آپ کو ہر ماہ تک حوالہ دیتا ہوں۔"

"میکن یہ معاملہ تو الگ ہے..."

"خیر... میں ایک الگ آپ کو بھی بھج دیتا ہوں۔"

"تیکت بہت شکریہ۔" دیکھ نے خوش ہو کر کہا۔

اس دلکش کے صرف تین دن بعد جاوید شانی کو ایک خط ڈاک سے ملا... انہوں نے خط کو کھو لالوڑ پڑھنے لگے... جوں جوں وہ پڑھتے گئے... ان کے پھرے کارگل اڑتا چلا گیا... پھر خط ہاتھ سے پھوٹ گیا اور وہ دھم سے فرش پر گرتے... اپنے میں ان کی یہیں اندر داخل ہوئی... اپنے والد کو فرش پر سبے ہوش پرداز کیوں کر دے کلانا اغصی... ساتھ ہی اس کی نظریں اس خط پر پڑیں... اس نے پہلے خط پر ایک نظر ڈالی... وہ مدی طرح اچھی... پھر جلدی جلدی ڈاکٹر کو فون کرنے لگی...

اور خدا اس نے ڈاک کے اپنی جیب میں پچھا لیا... اس کا دل بہت زور زور سے وھڑک رہا تھا... ڈاکٹر صاحب آئے... انہوں نے جاوید شانی کو دو انجکشن لگائے... تب کسیں جا کر ان کی آنکھیں کھلیں...۔

"میں... مجھے کیا ہوا تھا۔"

"آپ کو شاید پھر آکر تھا... ڈاکٹر صاحب... آپ میریاں فرم کر اب اُسیں نیند کی دو اوبے دیں۔"

"میں نہیں... اس وقت ان کا جائیگتے رہتا ہے ضروری

”فرزان نے خط لے لیا اور پڑھنے لگی... پھر اس کے چہرے کا  
رُنگ بدل گیا... خط کے الفاظ یہ تھے  
”جاؤ یہ شانی!  
تم آسمان سے گر کر کبھر میں اٹھ گئے ہو... پلے  
میں نے صرف مل کی بات کی تھی، اور اب جیسیں  
مل اور کوئی دنوں چھوڑنا پڑیں گے اور خود کو دیا  
کا بہ سے ہوا تھامت کرنا پڑے گا۔  
بھروسہ“

۷۶۷

”میں اچھا۔“ لڑکی نے کہا۔  
”واکثر تو چلا گیا... اب جاؤ یہ شانی نے ہو مکلا کر کہا:  
”وہ خط کہاں ہے۔“  
”وہ... وہ یہ رہا... میرے پاس۔“  
”تھا... تم نے اس کو پڑھا تو نہیں۔“  
”مجھے افسوس ہے... آپ کوئے ہوش ہوتے دیکھ کر میں  
مگر اگلی تھی اور خط پڑھ لیا تھا میں نے۔“  
”خیر کوئی بات نہیں... مخط بخت ہوئے وہ... اور اس کا ذکر کسی  
سے نہ کر رہا۔“

”تھی... میں اچھا۔“ لڑکی نے کہا۔  
دوسرے دن سکول میں وہ تیر کی طرح فرزان کی طرف گئی۔  
”فرزان ابھے آپ سے کچھ کام ہے... بہت ضروری کام۔“  
”اسی وقت بات کر رہا یا سکول سے فارغ ہو گر۔“  
”نہیں... اسی وقت۔“  
”چھا... لوسٹ گراڈ میں آجائیں۔“  
فرزان اسے الگ لے آئی...  
”ہاں! کیا بات ہے... بہت پریشان الگ رہی ہو۔“  
”یہ خط... پڑھ لیں فرزان... میری تو پچھے سمجھ میں نہیں  
آ رہا...“ اس نے لرزتی آواز میں کہا۔

## → ... اندھیرے میں

"میں سمجھی تھیں ہما! یہ کیا ہے۔"

"یہ اصل خطا تھیں ہے۔" ہما نے کہا۔

"یہ اصل خطا تھیں ہے... کیا مطلب؟"

"یہ خطا کل کی ڈاک سے ہیرے والد صاحب کو ماٹھا... اس کو پڑھتے ہی وہ بے ہوش ہو گئے تھے... میں اس وقت میں ان کے کمرے داخل ہوئی... تو میں نے ان کے ہاتھ میں یہ خطا پڑھا... میں بالکل بے ہوش تھے... ڈاکڑ کو فون کر کے میں نے خطا پڑھا... میں جھرت زدہ رہ گئی... یہ خطا ہیرے لیے انکھاترین تھا... سمجھ میں ن آئے والا... انہوں نے ہوش میں آنے کے بعد خطا کے ہارے میں پوچھا... میں نے بتایا کہ انہیں بے ہوش ہوتے دیکھ کر میں نے خطا پڑھ لیا تھا... انہوں نے خطا مجھ سے لے لیا اور کہا کہ میں اس کا ذکر کسی سے نہ کروں۔" یہاں تک کہ کروہ تھا موش ہو گئی۔

"مطلب یہ کہ یہ خطا اس کی نقل ہے۔"

"ہاں بالکل۔" اس نے فوراً کہا۔

"ایسا گلہ ہے... جیسے کوئی آپ کے والد کو بلیک میل کر رہا

ہے..."

"یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ اب ہمیں مل کے ساتھ کوئی بھی پچھوڑنا پڑے گی... ہور ہیرے والد دنیا میں سب سے زیادہ سچی نہ جائیں گے... اس کا کیا مطلب ہے فرزان۔"

"مطلب ابھی تھیں کیسے بتا سکتی ہوں... سوال یہ ہے کہ ہم کیا کریں... آپ کے والد نے آپ کو منع کر دیا تھا کہ اس خطا کے بارے میں کسی کو پوچھ دتا گی... اگر میں ان سے چاکرات کرتی ہوں تو خطا کے حوالے سے عربات کر دیں گی... یہ یہے الجھن۔"

"جیا خفیہ طور پر بھرائی تھیں کراں جا سکتی۔" ہما نے کہا  
"کراں جا سکتی ہے... لیکن اس کا فائدہ کیا ہو گا... سوال تو یہ ہے۔"

"جب پھر... آپ وہ تھیں... میں کیا کروں۔"  
آپ کو پوچھ کرنے کی ضرورت نہیں... اب جو کرنا ہے...  
ہم خود کریں گے... کیا خطا کے انتظام بالکل بھی ہے۔"  
ہاں! میں نے اس سے لش کیے ہیں... کیوں کیا ہوا...  
اندازہ تھا کہ وہ خطا مجھ سے لے لیں گے۔"

"ہمیں اصل خطا کی بھی ضرورت ہوئی تو۔"  
وہ تو شاید میں آپ کو لا دوں گی... اس لیے کہ مجھے معلوم ہے... انکی جھیک کھال رکھتے ہیں۔"  
ٹھیک ہے... میں بھر جا کر لیا جان سے بیات کر دیں گی.. محمود

اور فاروق بھی مشورے میں شریک ہوں گے... امید ہے کہ کوئی بھر  
فیصلہ کر سکسے گے ہم۔"

"اللہ کرے ایسا ہی ہو... میر اتوہے مغل کے راحوال ہے...  
کیا ہماری مل ہم سے لے لی جائے گی... لور کیا یہ کوئی بھی ہم سے  
چھپ جائے گی۔"

اگر آپ کے والد نے کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا... جب تو  
ہم اس ان کا ساتھ دیں گے... لور اسیں ان شاء اللہ اس پر بیٹھنی سے  
ٹکال لیں گے... اگر ان کا کسی جرم سے کوئی تعلق ہے... جب پھر ہم  
کچھ نہیں کر سکتے گے۔"

"تن نہیں۔ تھا پھاٹی۔

"کیوں... کیا ہوا؟" فرزان نے ہمکھا کر کہا۔

"میں اس خیال سے ڈر گئی تھی کہ کسی ان کا تعلق کسی جرم  
سے تھا ہو۔"

"خیال کی بات چھوڑ دیں... میر حال کل بات ہو گی اس  
موضوع پر۔"

سکول سے قارغ ہو کر فرزان گرفتار ہوئی... محمود اور فاروق  
اس سے پسلے آچکے تھے۔

"شاید ہمیں ایک کیس ملنے والا ہے۔" فرزان ان کی طرف  
دیکھ کر سکرائی۔

"یہ ہمارے لیے کوئی خوشی کی خبر نہیں۔" فاروق نے رد اسا

منہ، شایا۔

"کیوں... کیوں..."

"ہے... بھائی ہے۔" محمود نے جلدی سے کہا۔

"کیا ہے بھائی ہے۔" فرزان نے منہ، شایا۔

"کیس خوشی کی بات ہے۔"

"کیا یہ ضروری ہے۔" فاروق نے جھلا کر کہا۔

"کیا مطلب... کیا ضروری ہے۔"

"یہ کہ کیس مانا نہیں کی بات ہی ہو... ہم سکتا ہے... یہ بات  
ایحسن کی ہو... پر بیٹھنی کی ہو۔"

"ہاں اکما پہنچتا ہے... لیکن ابھی ہم نے فرزان کی بات جیسی  
کنی..."

"میری بات نہیں..... اس خط کی بات سن لو۔" فرزان  
سکرائی۔

یہ کہ کر اس نے خط ان کی طرف پر صاف کیا... انہوں نے  
پڑھا... پھر پڑھا... آخر محمود نے کہا

"ہم سمجھے نہیں۔"

"میں بھی نہیں سمجھی۔"

"پڑھا بہادر کہ ہو گیا۔" فاروق سکرایا۔

"چاویدہ شائی... عالبا! یہ مل لوڑتے... کپڑتے کی سب سے  
بڑی مل، شائی مل... ان کی ہے۔"

”ہماری مشکل یہ ہے کہ... جاوید شانی نے بیشی سے کہہ دیا  
کہ اس خطا کا ذکر کسی سے نہ کرے... اب اگر ہم وہاں جاتے ہیں تو وہ  
بچھ جائیں گے کہ جانتے ان کا چھاڑا پچھوڑ دیا ہے... لوراں طرح جاہکی  
صیبیت آئے گی... خیر... اس بارے میں بچھ سوچیں گے....“  
کہ کہ اس نے گولیات ختم کر دی۔

”دوسرے دن فون کی تکمیلی جی... وہ بچھ اٹھے۔

”یہ فون کہاں سے آگیا... آج تو ویسے بھی اتوار ہے۔“

قادوقی نے کھلا کر کہا۔

”آیا یہ بھاگیں سے... فون پر تو فون آئے گا۔“ محمود نے جھلا  
کر کہا اور یسپور اخٹا لیا... دوسرے طرف ان کے والد کہ رہے تھے۔  
”تم تھوڑے فوری طور پر جاوید شانی کی کوئی بھنگ جاؤ...  
جلدی۔“

”میں... کیا فرمایا... جاوید شانی۔“ وہ ایک ساتھ پڑائے...  
فون پر بیات تینوں سن رہے تھے۔

”اوہو... کیا ہو گیا ہے بھنسی۔“

”افسالک... یہ کیا ہو رہا ہے۔“

”کوئی... کیا ہوا؟“

”ہم گھر رانی کا ذکر کر رہے تھے۔“

”تمہارا مطلب ہے... جاوید شانی۔“ ان کے لمحے میں ملا کی  
حرست در آئی۔

”یہاں بچھ بات باکل نجیک ہے۔“

”لوراں کی بیشی ہما تمہاری کلاس قیتو ہے... گویا یہ خط تمہیں  
اس نے دیا ہے۔“ قاروچ لا۔

”یہ اندر ازہ تو ایک بے وقوف آدمی بھی ادا کر سکتا ہے۔“ فرزان  
لے مٹھ مٹھا۔

”باکل نجیک...“ محمود تھا۔

”کیا مطلب... کیا نجیک ہے۔“

”یہ کہ تم ایک بے وقوف آدمی ہو۔“

”اس بھٹے سے یہ مطلب تم ہی لکھ ل سکتے ہو... لوراں کوئی  
ذمیں۔“ قادوق جمل کیا۔

”پہلے خطکی بات کر لیتے ہیں... بھٹا اہم مسئلہ ہے۔“

”ہوں تو کرو۔“

”جاوید شانی ملک کے بھٹے سے سرمایہ دار ہیں... ان کی مل  
کل کی سب سے بڑی مل بے لورا کو غنی بھی بہت عالی شان ہے... اس  
پر بھی ایک کروڑ روپیہ تو ضرور لٹکا ہو گا... لیکن اس خط میں لکھا ہے...  
اب جھیں مل کے ساتھ ساتھ ساتھ کو غنی بھی پچھوڑا پڑے گی... گویا پہلے  
بات صرف مل کی ہوئی تھی... جاوید شانی نے مطلب ماننے سے انکار  
کر دیا... تو اس نے عالیاً دوسرا اولاد کیا... اور اب اس کا مطلب یہ ہے  
کہ... مل کے ساتھ ساتھ کو غنی بھی دی جائے... اس کے بعد ولی بات تھی  
دنیا کا بے برا جنی نہیں والی بات پہنچنی پڑی۔“

میں... میں ہاں۔"

"اوہ اچھا... کمال ہے... خیر... اس پر بعد میں بات کرس  
گے... فی الحال تم وہاں پہنچ جاؤ۔"

"گویا اس وقت آپ یہ بھی نہیں جانتا پا جائے کہ ہم ان کے  
بائے میں بات کیوں کرو رہے ہیں... بیا کیے کرو رہے ہیں۔"

"نہیں... پہلے تم وہاں پہنچ جاؤ۔"

"لیکن لا جان اُسیں وہاں باکر کرنا کیا ہے۔"

جواب میں انہوں نے فون نہ کر دیا... وہ حیرت زدہ رہ گئے۔

"یہ کیا بات ہوئی۔" قاروq نے وہ کھلا کر کہا۔

"لباجان کی لباجان جائیں... اُو جلیں۔" محمود مکرلا۔

تینوں اپنی کار میں چاویدہ شانی کی کوٹھی پہنچے... محمود نے  
دروازے پر دستک دی۔

"لیکن ہم کیسے گے کیا۔" قاروq نے پریشان ہو کر کہا۔  
ویکھا جائے گا... کچھ تکھے کرہیں گے۔" محمود مکرلا۔  
بھر اپنائک دروازہ کھلا لور جا دروازے پر نظر آئی... انہیں  
دیکھ کر اس نے کوئی حیرت ظاہر نہ کی... نہ ہو چکی... بائک ذہنی  
ڈھانے اندرا میں بوی:

"آئیے... اندر آپ کا انتشار ہو رہا ہے۔"

"ہمارا انتشار۔" تینوں ہو لے۔

"ہاں اسی لیے تو آپ آئے ہیں کہ یہاں آپ کا انتشار ہو رہا

“—”

ان کی حیرت اور بڑھ گئی... آخر وہ ہما کے ساتھ اندر ایک  
کمرے میں پہنچے ہو رہی طرح اپنے... کمرے کے فرش پر ایک لاش  
لودھے منڈپی تھی... اور وہاں ان کے آئی تھی شیخ شاہ احمد بھی موجود  
تھے، اب وہ سمجھے کہ اسیں یہاں کس لیے بھجا کیا تھا... لیکن اس لاش  
کے ہوتے ہوئے لور آئی تھی صاحب کی موجودگی کا تھا اساتھ یہ تھا کہ ان  
کے والد خود یہاں آتے... آخر وہ کیوں نہیں آئے تھے... ”

”آؤ بھائی آؤ... جمشید نے بتایا تھا کہ وہ تو اس حد تک  
مصروف ہیں کہ کیسی نہیں آجائے کتنے... تب میں نے ان سے کہا تھا کہ  
وہ تم تینوں کو بھی دیں۔“

”میں ہاں... انہوں نے فون کیا تھا... لیکن...“  
”لیکن کیا...“

”لاش کس کی ہے۔“

”قیس معلوم... دیسے جاؤ یہ شانی کا کہتا ہے کہ وہ اسے  
پہچانتے ہیں... لور اس کے مسئلہ میں ان کے پاس ایک انوکھی ترین  
کہانی موجود ہے۔“

”آپ کا مطلب ہے... پہلے ہمیں ان کی کمالی سننا ہو گی...  
پھر ہمیں اندازہ ہو کے کاکر لاش کس کی ہے۔“

”میں سمجھو او...“

”لیکن آپ یہاں کیے تعریف لے آئے۔“

”مجھے کسی سے کوئی دلچسپی نہیں... آپ بھی جائیں... اپنا کام کریں... مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں... اگر اس معاملے میں بھرم ثابت ہو گیا ہوں تو مجھے اگر قادر کر لیا جائے... میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا... لیکن مجھے عکس کریں... مجھے سے پکھن پوچھیں۔“  
”لیکن اس طرح ہمیں معاملے کا کس طرح ہتا چلا گا۔“

”اس وقت میرے ہوش نہ کرنے نہیں... جب میری حالت بہتر ہو جائے گی... تب میں بات کروں گا۔“  
”یہ تجھے آپ کے لیے معمراً ثابت ہو گی... آپ کو لوگوں کا سامنا کرنا پایا یہ... اور سوالات کے جوابات ہیں۔“

”اس وقت نہیں... پچھہ دریا ہد... میں ابھی صدمے سے خود کو منہماں نہیں رکلا۔“

”کیا مرستہ؟ آپ کا کوئی قریبی عزیز ہے۔“ فرزانہ کہا۔  
”نہیں... یہ کس کی آواز ہے۔“  
”فرزانہ کی... میں ان لوگوں کو ہی تو آپ کے گردے میں لا لیا ہوں... یہ محمود، فاروقی لور فرزانہ ہیں...“

”کوہا وہ... اپنکرو جمیل کے چے۔“

”ہاں ان میں سے فرزانہ تو ہماں کی کلاس فیلو بھی ہے۔“

”عن نہیں... نہیں۔“ وہ چلا کر۔

”اس میں چلانے کی کیلیات ہے۔“

”کیا ہاتھے آپ کو پکھن بٹایا۔“

”جاوید شانی میرے دوست ہیں... ان کا پریشان کن فون ہے تو ہم اور ہر دوڑا آتی... یہاں لاش کوہ میکہ کر جمیل کو فون کیا... انہوں نے کہا کہ وہ نہیں آئیں گے... بعد تم تینوں کو بھال بھیج دیتے ہیں۔“  
”لیکن وہ خوب یہاں کیوں نہیں آسکے۔“ فاروق کے لمحے میں

حیرت ہی حیرت تھی۔

”جمیل کا کہتا ہے کہ انہیں اس معاملے سے کہیں زیادہ ضروری ایک سطح در پیش ہے... دیپے شدید ضرورت پڑی تو وہ بھی آجائیں گے۔“

”لوہ اچھا... ہاں تو محترم جاوید شانی کہاں ہیں۔“

”اندر کرے میں ہوں گا اندھیرے میں بیٹھے ہیں۔“

”کیا مطلب... انڈھیرے میں۔“

”ہاں! جب سے انہوں نے اس لاش کو دیکھا ہے... خددور بیت خوف زدہ ہیں لور کسی سے بات نہیں کر رہے... نہ کسی کی موجودگی برداشت کر رہے ہیں۔“

”حیرت ہے... پھر ہم کس طرح ان سے بات کریں گے۔“

”آؤ میرے ساتھ۔“

آکی تھی صاحب نے کہا اور انہیں ساتھ لیے اندر کرے میں داخل ہوئے... وہاں واقعی اندر حیرا تھا... زیر دکا بیس بھی نہیں بیل رہا تھا...  
”جاوید شانی... ویکھو... کون لوگ آئے ہیں۔“

”کس بارے میں انکل۔“ فرزانہ نے نرم آواز میں پوچھا۔  
”میں کسی بارے میں نہیں... میرا خیال ہے... میرا بہت اچھی  
جی ہے۔“

”اس میں کیا لٹک ہے انکل۔“ فرزانہ نے جیر ان ہو کر کہل۔

”اچھا میں آپ لوگ جائیں... میں پھر بات کر دیں گا۔“

فرزانہ نے آئی جی صاحب کا ہاتھ دبادیا... یہ اشارہ تھا کہ باہر  
چلیں... وہ باہر نکل آئے۔

”شاید اس وقت ان کی ذہنی حالت درست نہیں... تم فہر  
کریات کر لیں گے... اس لاش کے بارے میں کیا معلوم ہوا؟“

”کچھ نہیں... میں نہیں معلوم ہے کس کی ہے... بہاں کیے  
آنی... آیا یہ ٹھنڈہ حالت میں یہاں آیا تھا یا مردہ حالت میں اور اُر  
زندہ حالت میں آیا تھا تو اسے کس نے ہلاک کیا...“

”ہوں... مگر کے افراد نے کیا تباہی۔“

”اُنہیں بھی اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں... یہاں مگر  
کے افراد جیسی ہیں... چاویدہ شانی کی بیوی اور بھی ہوا اور میں... مگر  
کے ملازم رات کو اپنے کو اور نہیں سوتے ہیں... رات یہ لوگ اپنے  
محمول کے مطابق سوئے تھے... لیکن ان کی بیوی نے اس کرے میں  
لاش دیکھی... جب کہ چاویدہ شانی ابھی سوئے ہوئے تھے... وہ فراہم  
سے اٹھتے ہیں۔“

”اس کا مطلب ہے... نہاز نہیں پڑھتے۔“

”نمہاز....“ آئی جی صاحب بول اٹھے.... جیسے کہ رہے  
ہوں... یہ تم نے کیا ہاتھ پوچھی...“

”میں ہاں نہماز دیرے سے اٹھنے والے لوگ نہماز نہیں پڑھتے۔“

”ہو سکتا ہے... دیے بھجے معلوم نہیں... کہ پڑھتے ہیں یا  
نہیں۔“

”اپھا خیر... پھر دیکم صاحب نے لاش کو دیکھا تو۔“

”ان کے مند سے ایک بخیں نکل گئی... ان کی جیسی سن کر ہماہی  
چاک گئی۔“

”گویا وہ بھی دیرے اٹھتی ہے۔“

”ہاں! بیکی بتایا ہے انہوں نے... پھر ان کی آواز میں سن کر  
خود چاویدہ شانی چاگ کئے، لاش کو دیکھ کر تودہ لڑکھڑا گئے... ان کے  
چہرے پر خوف ہی خوف ہیچل گیا... پھر انہوں نے خود کو اندر جیرے  
کرے میں بھر کر لایا... دیکم صاحب نے بھجے فون کیا... میں نے یہاں  
بھیج کر جمیشہ کو فون کیا۔ گویا ابھی اس قتل کی بات قاعدہ کسی کو اطلاع نہیں  
دی گئی...“

”جب آپ انکل اکرم کو بیا لیں... تاکہ کام تو شروع ہے۔“

”ہاں اچھا۔“ وہاں لے۔

اب انہوں نے اکرم کو فون کیا... پھر جو غمی اکرم اپنے  
ماخنوں کے ساتھ وہاں پہنچا... لوراں نے لاش دیکھی... وہ بہت زور  
سے اچھا۔

”یہی تو اپنے لکھنا ہے... شاہزادی کو گلہ مکھوت کر دیا گیا ہے۔  
موت کا وقت ڈاکٹر اونگ ہوتا ہیں گے... وہ بھی پوسٹ مارٹم کے بعد،  
لئے اسی جلویہ ثالی صاحب سے درخواست کرتا ہوں... وہ وضاحت  
کریں... یہی ان کے حق میں یہ ہے۔“

”چھا... آؤ... ہم ایک بار پھر ان سے بات کرتے ہیں۔“  
آئی تھی صاحب نے کہا اور اندر ہیرے کمرے میں داخل  
ہوئے۔ اب انہوں نے بلب روشن کر دیا... جاویدہ ثالی نے چوک کر  
ان کی طرف دیکھا۔

”یہ کیا کیا آپ نے... مجھے اندر ہیرے کی ضرورت ہے۔“  
”آپ کو اندر ہیرے کی ضرورت ہے۔“ فاروق نے ہیرے ان  
ہو کر کہا۔

”ہاں اندر ہیرا کرویں... میں اب اس دنیا کو دیکھنا دیکھیں  
چاہتا...“

”آپ کو اپنی کمائی سنانا ہو گی... باہر موجود لاش آپ سے اس  
بات کا تفاصیل کر دیتی ہے... کیا آپ نے اسے قتل کیا ہے۔“

”پتا نہیں۔“  
”کیا مطلب... پتا نہیں۔“

”ہو سکتا ہے... میں نے تھی قتل کیا ہو... ہو سکتا ہے... میں  
لے اسے قتل نہ کیا ہو۔“

”آپ عجیب ترین بات کر رہے ہیں... جاویدہ... تفصیل سے

## → ... کمائی سنادو

”لیں کا مطلب ہے، آپ اسے جانتے ہیں۔“ محمود نے ہمہ  
ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں بیاں کل... یہ شاہزادی ہے۔“  
”آپ صرف اتنا کہ کر رک گئے... یہ شاہزادی ہے... جب  
کہ ہم اس کے بارے میں پکھے اور بھی جانتا چاہتے ہیں۔“

”میں بھی اس کے بارے میں زیادہ قسمیں جانتا... غالباً یہ شر  
کے کسی بڑے جرام پیش آؤں کے لیے کام کرتا ہے... میرا مطلب  
ہے... آج کل... اس کے ہاتھ کام کرنے سے پسلے یہ پوری دنیہ  
بھیں اور دنیں کیا کرتا تھا اور کتنی بیمار پڑا بھی گیا... میں میں اور پکھے قسمیں  
جانتا...“

”آپ کا مطلب ہے... یہ کی بارہ کا سرزیافت ہے۔“  
”ہاں بیاں کل۔“

”اب سوال یہ ہے کہ اس کی لاش یہاں کیوں نظر آئی... کیا  
اسے یہاں سے باہر کیں قتل کیا گیا ہے لور لاش اُکری یہاں پھیک دی  
گئی ہے... آخر کیوں۔“ محمود نے کہا۔

ایسے میں دروازے کی بھی جی...  
”یہ ڈاکٹر ساحب ہیں۔“ ہم نے فوراً کہا۔  
”لہس تو پھر... لے آئیں اُسیں۔“  
”ہاں ہاں... لے آؤ... کوئی پرواپیں۔“ جاویدہ شانی نے فوراً

کہا۔

”آپ کو کسی بات کی پرواہ بھی۔“ قاروq نے جمل کر کہا۔  
”ہاں ہے۔“ جاویدہ شانی ہمہ  
”ند اکا ٹھکر ہے... آپ نہ تھے۔“  
”ہمی زہریلی ہے مسٹر۔“ انہوں نے گویا قاروq کو خبردار

کیا۔

”خوبے باب دے...“ قاروq گھبرا کیا۔  
”خیر خیر... آپ کو کسی بات کی پرواہ بھی۔“  
”اس بات کی کہ مجھے کسی بات کی پرواہ کیں ہیں ہے۔“  
جاویدہ شانی ہے۔

اے وقت ڈاکٹر اندر واصل ہوئے۔

”ڈاکٹر ہاں ہے۔“ انہوں نے گویا تعارف کرایا۔  
”ہم آپ کا ہی انتخخار کر رہے تھے... آپ اپنے مریض کو  
دیکھیں۔“

”ہم نے مجھے مختصر طور پر حالات سنائے ہیں... میں ابھی چند  
منٹ بعد بتاتا ہوں کہ اُسیں کیا ہوا ہے۔“ ڈاکٹر ہاں ہے۔ کہا تو انہیں کیا

بسا ری بات سنادو۔ ہم سب لوگ آپ کے ہمدرد ہیں۔“  
”مجھے ہمدردی کی ضرورت نہیں...“ وہ تکمیر اکر ہے۔  
”شاید ان کی وہی حالت تھیک نہیں... ڈاکٹر کو بیان ہو گا۔“

محدود نے کہا۔

”اُن کے قابل ڈاکٹر کو میں فون کر چکا ہوں... وہ آتے ہوں  
گے۔“ آئی تھی۔  
”جسے تھی چاہے بلا لیں... مجھے کوئی پرواپیں... اگر قید کرنا  
ہے، کر لیں... مجھے کوئی پیمانی نہیں۔“  
”لاش کس کی ہے۔“

”ہمدردی۔“

”لک... کیا کہا... ہمدرد کی لاش۔“ قاروq نے کھوئے  
کھوئے انداز میں کہا۔

”ہاں! ہمدرد کی لاش۔“ انہوں نے فوراً کہا۔  
”خوبے باب دے۔“ قاروq گھبرا کیا۔  
”اوہو... نہیں کیا ہوا؟“

”میرا مطلب ہے... یہ تو کسی ہاول کا ہام ہو سکتا ہے۔“  
”حد ہو گئی... یا ر تم موقع محل تو دیکھا کر د۔“

”جاویدہ... اُسیں کہانی سنادو۔“  
”لک... کہانی۔“ انہوں نے بوکھلا کر کہا۔  
”ہاں اکہانی۔“

طرف نہ ہے۔

"بیلو جاوید شانی صاحب... ذاکر حب... آپ کا خادم حاضر ہے... آپ کو کیا پڑھانی ہے۔"

"آپ سے کس نے کہ دیا کہ میں پریشان ہوں۔" وہ لے "لوہ بال! واقعی... آپ کیوں ہوتے پریشان... پریشان تو اس وقت یہ سب لوگ ہیں۔"

"واہ... آپ پسلے عقل مند ہیں... جو یہاں آئے ہیں۔" اس پر فاروق کامن بن گیا... دوسرے سکراوی ہے۔

"آپ لیٹ جائیں... میں آپ کو ایک انجشن دوں گا۔" "صرف درد... کیوں نہیں۔"

انہوں نے پسلے انہیں ابھی طرف چیک کیا... میر ایک انجشن دیا... جلد ہی وہ رکھے۔

"اب بس یہ جاکیں گے تو پوری طرح ہوش میں ہوں گے... میر اخیال ہے... ان کے ذہن پر اس حادثے کا بہت اثر ہے۔"

"ایسا حق لانا ہے۔" آئی بھی صاحب، لے "آب یہ کتنی دریعد ہوش میں آئیں گے۔"

"صرف آدھ گھنٹ بعد... دیے میں نیمیں غمر دوں گا۔"

"اوہ اچھا... گویا اب کم از کم آدھ گھنٹوں تک تو ہمیں انتشار کرنا پڑے گا... اس دوران کیوں نہ ہم ااش کا موائد کر لیں۔" محمود نے کہا۔

باکل محیک۔ "اکرم نے کہا۔

"ہاں ہاں... جاؤ... تم لوگ اپنا کام کرو... میں ذاکر صاحب کے ساتھ ہیں رہوں گا۔" آئی بھی صاحب، لے

"جی اچھا۔" انہوں نے ایک ساتھ کہا۔ "اوہ ایش کے پاس چلے آئے... دہا بھی بھک اسی طرح یونہ میں پڑی تھی... لیکن چہرے نظر آر باتھ۔"

"اوس لاش کی اس حالت میں اتصادیری چاہیکی ہوں تو اس کو سیدھا کرو۔" اکرم نے اپنے ایک ماہوت کوہراہت دی۔

لاش کو سیدھا کیا گیا... لیکن وہ مزدیسی ہی رہی... گویا وہ بڑی طرح اکڑ کی تھی... میر ایش یہ اس حالت میں تمام رات پڑی رہی ہے... اب

سیدھی نہیں ہو سکے گی۔"

"کیا رات کوئی جاوید صاحب سے ملتے کے لیے آیا تھا۔" "جی... نہیں..."

"مطلوب یہ کہ آپ نے کسی کو آتے نہیں دیکھا۔" "پہنچنے میری ایسی نہ نہ کرنے نے... ہم تینوں سوتے کے لیے ایک بھی وقت میں اپنے کروں کی طرف گئے تھے... کھانے کے کرسے میں ہم نے کھانا کھانے کے بعد چائے پلی تھی اور پھر انہوں نے تھے... ملازم اس سے پہلے ہی اپنے کوارٹر میں چلی گئی تھی... یعنی چائے کی ٹرے رکھنے کے بعد۔"

کر دو..... میں اچیں اس کرے میں لے آئی اور اندر جیرا کر دیا۔  
اندھیرے میں انہوں نے سکون محسوس کیا... لیکن اس وقت سے اب  
لکھ یہ لوٹ پنگاگ باتیں کر رہے ہیں... جس کا مطلب ہے... لاش  
دیکھ کر ان کی یہ حالت ہو گئی ہے۔

”میں یا آپ نے اس شخص کو پہلے بھی دیکھا ہے... یا آپ لوگوں  
سے کسی مسئلے میں ملنے آیا ہو... یا تم اکتم پیارہ ساحب سے ملا ہو اکر۔“  
”مجھے یاد نہیں پڑتا... کہ پہلے یہ بھی آیا تھا میں۔“

”ہوں اچھا... کیا پہنچ دنوں سے جادویہ ساحب پہنچ پریشان  
تھے۔“

”ہاں! پریشان تو وہ بہت تھے... بھروسہ ضرورت سے زیادہ...  
پریشانی کے عالم میں انہوں نے ایک روز اپنے دکل کو بھی بلا یا تھا...“

”لوہہ... لوہہ... اچھا۔“

”جی ہاں! دکل نے ایک اور ہنس کو بلا یا تھا... وہ ہنس چھوڑنے  
بعد پھر سال آیا تھا... لیکن اونتھے مجھے یا ای کو باطل کوئی بات نہیں تھی  
... اگرچہ ہم کو شش کرتے رہے تھے کہ وہ کچھ تو تباہیں... لیکن انہوں  
نے کچھ بھی بتا کر نہیں دیا۔“

”ہوں اچھا خیر... آپ ذرا ان کے دکل کو بلا گیں۔“

”جی اچھا... دیے میں خود بھی یہی سوچ رہی تھی۔“

”ہاتھ کا اور فون کی طرف چل گئی... اکرام کے ماتحت اپنا  
کام کر رہے تھے...“

”پاچے کی تڑے رکھنے کے بعد۔“ فاروق نے پوچھا۔  
”ہاں! جب وہ چاچے کی تڑے رکھنے کے کرنے کے میں لے  
آئی تو ہوئے اس سے کہا تھا کہ اب وہ چلی جائے... کیونکہ اور کوئی کام  
نہیں تھا... میں بھی چاچے پینے کے بعد سونے کے لیے اپنے کرنے  
میں جانا تھا، سونے سے پہلے ہم چاچے پینے کے خادی ہیں۔“

”لیکن چاچے تو نیدرا الاتی ہے اور سونے سے پہلے میں چیز  
چاہیے۔“ فرزانہ نے کہا۔  
”میں ہم خادی ہیں۔“

”خیر... ملازم کے جانے کے بعد آپ میں سے کس نے  
دروازہ اندر سے بے کیا تھا۔“

”میں نے... یہ میری ہی ڈیوپنی ہے۔“  
”لور پھر آپ لوگ اپنے کردار میں پہنچ گئے... سچ آپ نے  
عیاش پڑی دیکھی۔“

”ہاں... بیا لکل۔“ ہماہول۔  
”پھر آپ نے اپنی ای اور ایک کو جگایا۔“  
”ہاں لکی بات ہے۔“

”پھر کیا ہوا۔“  
”جو نہیں ہوئے لاش کو دیکھا... امیں پچھر سا آگیا... وہ  
لاکھڑا گئے... ان کا سر بھی دیوبھروسے گلریا تھا اور پھر وہ بے ہوش  
ہو گئے تھے... ہوش میں آئے تو کہنے لگے... اندھیرا کر دو، اندھیرا

"میر اخیال ہے... شاوری کو یہاں ہلاک نہیں کیا گیا...  
کہیں ہور گا گھونٹ کر مارا گیا ہے... اور اس کے بعد لاش یہاں لا کر  
ڈال دی گئی۔" فرزان نے خیال ظاہر کیا۔  
دلیکن کیسے... دروازے تو اندر سے بند تھے۔ " محمود نے

اسے کھو رکھا۔

"ہو سکتا ہے... ان کے پاس ماstry چالی رہی ہے... انہوں نے  
اس سے دروازہ کھو لاؤ اور لاش اندر گرا کر پلے گئے ہوں۔"  
ایسے میں قدموں کی آواز الہمری... آئی بھی صاحب تیز تیز  
پلے ان کی طرف آرے ہے۔

"وہ... اُسیں ہوش آکیا اور اب ان کی دماغی حالت بالکل  
ٹھیک ہے۔"

"اوہوا چھل۔"

یہ کہتے ہی وہ اس کمرے کی طرف لپکے... وہ لہنی ان کے ہیچھے  
دوڑ پڑے۔

فہرست

## → ... ایک چیز

( فهوہ نے دیکھا... جلوید شانی سور پر انخ کر پڑھ پکھے تھے...  
ان کے چہرے پر حیرت ہی حیرت تھی۔  
"آپ نے بتایا نہیں بھی صاحب... آپ یہاں کیسے آئے...  
کب آئے... اور یہاں ڈاکٹر صاحب کیوں موجود ہیں... کیا کوئی حادث  
ہیش آیا ہے... کیا نیس بے ہوش ہو گیا تھا۔"  
"ہاں! یہی کہا جا سکتا ہے۔ آئی بھی صاحب چکڑا سے کے...  
"بھجتے تائیں... کیا ہوا ہے۔"  
"اب ہم کیا کریں۔ آئی بھی صاحب نے ان تینوں کی طرف  
دیکھا۔

"نہیں پکھننے بتایا ہے۔" ڈاکٹر صاحب ہل پڑے۔  
"کیا کہا... بھجتے پکھننے بتایا ہے... میں کہتا ہوں... بھجتے سب  
پکھنے بتایا ہے۔" جلوید شانی ہے۔  
"اگر ہم انہیں پکھنے تائیں گے تو یہ سور کیسے حل ہو گا۔"  
"معذ... کیسا معذ۔"  
"ایک منٹ... میں ابھی آیا۔" محمود نے چوک کر کرنا اور فوراً

"کیا کہا... مسٹر کوری۔" اکرم کامن من گیا۔  
 "میلیات ہے انکل۔"  
 "کوری ایک پرائیویٹ جاؤں ہے... آپ اسی کی بات  
 کرو ہے ہیں ن۔" اکرم نے ان کی طرف دیکھا۔  
 "ہاں ابا انکل... مسٹر کوری ایک پرائیویٹ جاؤں ہیں...  
 دکیل صاحب نے انہیں یہاں بنا لایا تھا۔"  
 "لیکن کیوں؟" اکرم نے حیران ہو کر پوچھا۔  
 "ایک سلے تھا۔"  
 "میں یا مطلب... کیسے سلے؟"  
 "میں اس بارے میں نہیں بتا سکتا... آپ دکیل صاحب سے  
 پوچھ سکتے ہیں۔"  
 "میں انہیں فون کر پہنچی ہوں... وہ آئے والے ہی ہوں  
 گے۔" ہمارے کہا۔  
 "اوہ اچھا۔"  
 اسی وقت گھنٹی جھی... ہمارہ رازے کی طرف گئی اور واپس لوٹی  
 تو اس کے ساتھ دو کیلوس کے لیاس میں ایک شخص نظر آیا۔  
 "دکیل صاحب آگئے..." جاوید شافعی نے چک کر کہا۔  
 "اوہ... کیا معاملہ ہے... یہاں تو یہہت لوگ موجود ہیں... شیخ  
 صاحب بھی ہیں... آداب جانا ہوں۔" دکیل نے جلدی جلدی کہا۔  
 "یہاں ایک شخص ملکے درپیش ہے... آپ اس شخص کو

کمرے سے انکل گیا... وہ بلا کی حیزی سے اکرم کے لیاں پہنچا۔  
 "معقول کی کوئی تصور دریں، جس سے وہ مردہ نظرت آریا ہو۔"  
 "کیا ہو گیا ہے تھوڑا... کیسی باتیں کر رہے ہو۔"  
 "اس گھر میں انکل ایسی ہی باتیں کی جائی ہیں۔"  
 "یار اودھ پری ہیں تصادیں... ان میں سے دیکھ لو اپنے مطلب  
 کی۔" اکرم جھلا اٹھا۔  
 وہ منکر ادا کیا اور تصادی کی طرف بڑھ گیا... پھر ایک قدر سے  
 بہر تصور لکال کر اس کمرے کی طرف چلا... اکرم بھی اس کے  
 ساتھ تھا... وہاں سے اس کا انتخال کرو رہے تھے۔  
 "آپ اس شخص کو جانتے ہیں۔"  
 "ہاں ابا انکل جاتا ہوں... یہ ہمدرد ہے..."  
 "ای کہا... یہ ہمدرد ہے۔"  
 "اس کا نام ہمدرد ہے... یا جو کچھ بھی اس کا نام ہے... یہ اپنا  
 نام ہمدرد نہ کہا ہے۔"  
 "اچھا خیر... یہ کون ہے... آپ سے اس کا کیا تعلق ہے۔"  
 "پسلے آپ بنا تھیں... آپ لوگ یہاں کیوں موجود ہیں...  
 یہاں کیا ہوا ہے۔"  
 "اچھی باتے ہیں... لیکن آپ فی الحال اس کے بارے میں  
 کچھ تو بتائیں۔"  
 "اچھی بات ہے... اس کے بارے میں مسٹر کوری بتا سکتے ہیں۔"

مجھے تھیں معلوم۔

”قصویر کو دیکھ کر آپ نے کہا تھا... اور اچھا ہے... تو یہ وہ معاملہ ہے... اس کا کام مطلوب تھا۔“

”تصویر دالا شخص دیک معلوم آمده رہے۔“  
”کیا!!“ دلک ساتھ ہے۔

"میں ہاں! اس نے پلاجی شانی کو بلایک سل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن پھر مسٹر کوری کی دغل اندازی سے معاملہ ختم ہو گیا۔" "ختم چسیں ہوا تھا... ایک دو دن بعد ہی مجھے پھر اس کا خط ملا تھا اور اس نے خط میں لکھا تھا کہ اپنے بیوی مل کے ساتھ کوئی بھی بھی رخصموں کو دینا ہو گی... لیس اس نے خط میں سرف یہ لکھا تھا..." "پھر... آپ نے کیا کہا۔"

"میں نے پھرہ کل ساحب کو فون کیا... انہوں نے کوری ساحب سے رابطہ کیا... کوری صاحب نے کہا قفر کرتے کی ضرورت میں... وہ اس کا احتمام کر لیں گے۔"

"جب پھر مسٹر کوری نے خوب انتظام کیا۔"

مطلب ۹

پھر منہجاں ہوت کا سنا تھا طاری رہا، پھر کوئی نے کما۔  
”میں یہ غلط ہے... مجھے اسے قتل کرنے کی کوئی ضرورت

جانتے ہیں۔ ”مُحْمَّد نے تصویر اس کے سامنے کر دی۔

”اوہ یہ... اچھا... وہ معاملہ... اس کے بارے میں میرے پاس کوئی سمجھنا نہ ہے۔“

لیکھت خوب! آپ ہی ذرا امسٹر کو ری کوفون کریں۔

انہوں نے نمبر طالئے... اور کوڑی سے بات کی... پھر انہوں نے فراہم کر دیا۔

"وہ آر بے ہیں۔" وکیل نے کہا، پھر مسٹر کوری کے آئے۔

”آئندہ دس روز پلے ایک گھنٹہ میں فحش نے مشرب جاوید شانی کو  
فون کیا کہ یہ اپنی مل تھنے میں کسی رضوان بھائی کو دے دیں۔ یہ بات  
ہمیں درسال کی تھی... اس کیست میں پہنچ ایسا بہوت تھا کہ جاوید شانی  
اس کا مطالبه مانتے پر مجبوڑ تھے... پہنچنے والوں نے مجھے فون کیا... میں  
نے گوری صاحب کو فون کیا... ہم نے اس کیست کو دیکھا... مشرب  
گوری نے اس معاملے کی تفہیش اپنے ہاتھ میں لے لی... ایک لاکھ  
معادنہ ملے ہوا... ایک ہفتے کے اندر مشرب گوری اس کا معلوم فحش کو  
پکڑ کر لے آئے... انہوں نے اس سے اس کیست کی کاپیاں بھی حاصل  
کر لیں... ان کو جاوید شانی صاحب کے ہاتھ سے جلوہ دیا گیا لور بھر رک  
جانے دیا گیا... یہ سے گل کمانی... اب پہاں کیا معاملہ درجیں ہے...

پس تھی...“

”جادید شاہی کے گھر سے اس کی اش ملی ہے۔“ قاروq تے اس گھورا۔

”لیکن اش ملنے کا مطلب یہ نہیں کہ اسے میں نے قتل کیا ہے... جب کہ اش جادید شاہی کے گھر سے ملی ہے۔“

”ہاں! گھر سے ملی ہے.. لیکن اسے قتل یا میں کیا ہے۔“

”تو پھر.. کافی قتل کیا گیا ہے۔“ کوری نے جر ان ہو کر کہا۔

”یہ ہمیں ابھی معلوم نہیں... لیکن آپ کو اس کے بارے میں معلوم تھا... اس کے نہ کافی کافی آپ نے یہ تو لگایا تھا... اور نہیں ہمارا آپ سے سوال ہے۔“ فرزاد نے پر زور انداز میں کہا۔

”کیا مطلب... کیا سوال ہے؟“

”یہ کہ آپ نے آخر اس کا سرخ کیے لگایا تھا۔“

”میر میں ایک ہوٹل ہے... ہوٹل اپنان... اس ہوٹل میں سرف جرام پیش لوگ تھے ہیں، آتے جاتے ہیں اور رہائش رکھتے ہیں... اس میں وہاں چاکریا تھا اور گیا بھی تھا ایک غذائے کے روپ میں... میں وہاں بیٹھ کر ان سب کی باتیں ستارہ ہا... تین دن تک میں نے بھی کام کیا... آخر تیرتے دن وہ آواز میرے کانوں نے سن لی... جو میں نے فون پر سن تھی... اور وہ آواز تھی ہمہدوکی... یعنی شہروی کی پھر میں نے اس کی گرفتاری کی... اس کی حرکات اور سکھات کو چیک کیا... آخر میں نے اسے دھر لیا اور اس کے قبضے سے وہ کیشیں بھی

برآمد کر لیں... پھر اسے لے کر جادید شاہی کے پاس آیا... کیشیں ان کے ہاتھ سے جلوادیں... اور میں... قصہ ختم...“

”لیکن آپ نے شاہوری کو پولیس کے حوالے کیوں چیں کیا... آخر بیک میلگ ایک غیر قانونی کام ہے۔“

”اس صورت میں اس سے پوچھا جاتا کہ وہ جادید شاہی صاحب کو کس بات پر بیک میل کر رہا تھا... آخر ان کی وہ کون سی کمزوری تھی... اور یہ بات جادید صاحب کی کے سامنے اتنا پہنچ ہیں کرتے تھے... اس لیے اسے پھر نہ پڑا۔“

”اور پھر ہوتے ہی اس نے جادید شاہی کو عطا لکھا... کہ اب اسیں مل کے ساتھ کو بھی بھی دینا ہوگی... انہوں نے گھر اکر پھر وکیل صاحب کو فون کیا، وکیل صاحب نے آپ کو بیان۔ آپ نے اس جھلوکے کو بھیش نے کے لیے ختم کر دیا... یعنی شاہوری کو ختم کر دیا... تاکہ نہ رہے یا اس نہ چھبیسری۔“

”خیس... میں نے ایسا نہیں کیا۔“

”ایسے میں اکرام کا ایک ساتھ دوزتا ہوا آیا... اور اسے الگ لے گیا... اکرام والیں پلانا تو اس کے پھر سے پر جوش ہی جوش تھا...“

”کیا خبر ہے الگ۔“

”ایک چیز نظر آئی ہے...“ اکرام نے سرسری انداز میں کہا۔

”لوہ ایک منٹ... آئے ہم الگ چل کر بیات کر لیں ذرا۔“

محمود نے دھکلا کر کہا۔

وہ اندر آگئے... محمود کو ششی سے باہر چلا گیا... باتی لوگوں نے  
انہیں سوالیں اندراز میں دیکھا... پھر آئی بھی صاحب نے پوچھا۔  
”میا کوئی خاص چیز باقاعدہ گلی ہے۔“  
”نہیں... بھی ہاں... امید ہے... قائل یہ تجھے جلد ہمارے قبضے  
میں ہو گا۔“

”نیکیت خوب!“  
”ہاں تو ہم کیا کہ رہے تھے کہ کوری صاحب نے شاہروی کو  
تل کر دیا۔“  
”بھی نہیں... مجھے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔“  
”تب پھر... آپ کے ذیال میں ایسا کرنے کی ضرورت کے  
تھی۔“

”صرف اور صرف جادو یہ شانی صاحب کو اور یہ بات میں  
ٹھامت کر سکتا ہوں۔“

کوری نے کہا... باتی لوگ چالا شے۔

۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹

اے خوف محوس ہوا تھا کہ کہیں وہ سب کے سامنے اس  
چیز کا نام نہ لے دیں۔  
”لگبرانے کی ضرورت نہیں... میں سب کے سامنے نہ  
لے لاؤں چیز تھی۔“

”لوہ شکر یہ الگ... آپ بہت اچھے ہیں۔“  
”اڑے نہیں... الگی تو کوئی بات نہیں۔“  
”تھی... کیا مطلب... کسی کوئی بات نہیں... یعنی آپ بہت  
اچھے ہیں۔“ قادری نے جیر ان ہو کر کمالور وہ مکارو یہے۔  
پھر وہ الگ ہٹ آئے... اب اکرام نے کما  
”لاش کے کپڑوں پر موبائل آنکھ کے دھبے لگے ہوئے  
ہیں۔“ کاس کا الجد رازدارانہ تھا۔

”کوہا!“ ان کے ہڈ سے ایک ساتھی نکلا...  
”اس کا مطلب ہے... لاش کو کسی کار کی ڈگی میں رکھ کر  
بیسال اایا گیا... لانے والے کے پاس کوئی ما سفر چاہی تھی... جس سے  
کوئی خسی کا دروازہ نکھوا اگیا...“

”بالکل صحیک... اس وقت باہر کوری کی کار موجود ہے...“  
لگہ باتھوں اس کی ڈگی کا جائزہ لے سکتے ہیں۔  
”صحیک ہے... ہم اسے باتوں میں لگاتے ہیں... محمود... تم  
ڈگی کھوں کر اس کا جائزہ لے لو۔“ فرزانہ بولی۔  
”صحیک ہے۔“

صاحب... میں غلط تو نہیں کہ رہا۔ ”

” یہ جھوٹ ہے... وہ چلا گئے۔ ”

” جاوید صاحب.. آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں.. میں اس شخص کو اچھی طرح جانتا ہوں... اور آج اگر یہ اپنی بات ثابت نہ کر سکے تو میں اپنیں حوالات کی سیر ضرور کراؤں گا۔ ”

” لوکے... تب پھر نہیں... یہ اس سے مٹے گئے... اور دیاں موقع پا کر اسے فتح کر دیا... لیکن پھر انہوں نے سوچا... کہ اب ان کی لاش ملے گی تو پولیس ضرور ان پر شک کرے گی... لذا انہوں نے یہ لاش ملے گی کہ لاش کو اخفاک رائے گر لے آئے... اور اس جگہ ڈال دیا... چال پہلی کہ لاش کو اخفاک رائے گر لے آئے... اور اس جگہ ڈال دیا... تاکہ صحیح ان کے گمراہ اے لاش کو دیکھیں... پھر انہیں جگائیں... اس طرح ظاہر ہے... ان پر کون شک کرتا... دوسرے انہوں نے پاگل پن کا ذریعہ لایا ہی، چالا... یہ ہے کل کہانی۔ ”

” لیکن اس کہانی کا ثبوت آپ کے پاس کوئی نہیں۔ ”

” سیرے پاس ٹھوٹ ہے۔ ”

” کیا مطلب... کیا ٹھوٹ ہے۔ ”

” جب مجھے وکل صاحب نے فون کیا کہ شاوری نے پھر جاوید صاحب کو دھمکی دی ہے... تو مجھے بہت پریشان ہوئی... میں نے قوری طور پر اس کی گھرانی شروع کر دی... وہ رات کو گیارہ چھ ہو گئی اپنان سے نکل کر کھنڈر کی طرف جاتا نظر آیا... میں نے خود کو ہماری کی میں رکھ کر اس کا تعاقب کیا... اور کھنڈر سے کچھ دور رک گیا... جلد

## ۔۔۔ دو دھ کا دو دھ

جنہر لمحے تک سکتے کا عالم طاری رہا... آخر آنکی بھی صاحب کی آواز اہم ہی:

” یہ آپ نے کیا کہا مسٹر... ہوش میں رہ کر بات کریں... ”

” میرے پاس اس بات کا ثبوت ہے۔ ” وہ پر زور انداز میں

و لا۔

” ایک بات ہے... پھیل کر میں پھر ٹھوٹ... لیکن یاد رکھیں... ”

آخر ٹھوٹ درست نہ ہوا تو میں آپ کو ہرگز نہیں پھوڑوں گا۔ ” آنکی

نخت بیجے میں بولے۔ ”

” پہلے آپ من لیں۔ ” اس نے ہاتھ شگوار لیجھ میں کہا۔

” ہوں... من رہا ہوں۔ ”

” میرے بھکانے پر شاوری چلا گیا... لیکن اس نے تین لیکھوں کے علاوہ بھی کچھ کیشیں تید کرائی ہوئی تھیں... ان کے مل پر اس نے جاوید شانی صاحب کو خلط لکھا... پھر غالباً اسی وقت فون بھی کیا، انہوں نے فون پر اس سے وقت اور جگہ ملے کی... اور وہاں پلے گئے... اسی کو کچھ بنا کر نہیں... یہ وہاں اپنی کار میں گئے تھے... کیوں جاوید

”مگر یہ جھوٹ ہے... تو پھر حق کیا ہے... یہ آپ بتا دیں۔“  
”اس نے فون کر کے مجھے لکھنڈر میں ضرور بیالیا تھا... اور میں  
دیاں گیا بھی تھا۔“  
”کیا!!“ ان کے مذہ سے نکلا۔

”ہاں ای یہ تھیک ہے... لیکن جب میں لکھنڈر میں پہنچا... کسی  
نے میرے سر پر یتھے سے دار کیا... میں پکڑ اکر گرا اور بے ہوش  
ہو گیا... جب ہوش آیا تو میں اپنی کار میں بیٹھ کر گمراہ آگیا... گمراہ کا  
دروازہ میں پسلے ہی مکھا چھوڑ کیا تھا... وہ مجھے اسی طرح مکھا لاما اور میں  
انہوں باراکر ستر پر لیٹ گیا... بہت دیر تک کرو نہیں بدلتے کے بعد مجھے  
بیند آئی... تباوید شانی یہاں تک کہ گر خاموش ہو گیا۔  
”اور صحیح آپ نے یہاں لاش دیکھی۔“ اکرام بولا۔

”ہاں جتاب۔“

”کیا میں آپ کے سر کا بازار لے سکا ہوں۔“ فاروق نے  
کہا۔

”ہاں ضرور... کیوں نہیں۔“

فاروق نے اس کا سر ثوپل کر دیکھا... دیاں ایک گومڑ موجود  
تھے۔ گویا ان کے سر پر کوئی چیز باری کی تھی... اب انہوں نے لاش کے  
سر کا بازار لیا... دیاں بھی ایک گومڑ موجود تھے۔  
”مسٹر کوری! آپ کی کمائی کو ہم کیسے درست سمجھ لیں...  
جب کہ جاوید شانی صاحب کے سر پر گومڑ ہے۔“ محمود نے اس کی

عی میں نے ایک کار کو اس طرف آئے دیکھا... کار کو دیکھ کر میں اور  
تاریکی میں ہو گیا... پھر میں نے کار میں سے جاوید شانی کو نکلتے دیکھا۔“

”عن... تھیں... نہیں۔“ جاوید شانی چلا انجھے۔

”ایک منٹ جاوید... پہلے انہیں بات ٹھہر کرنے والے میں... پھر  
آپ کی بات بھی سن جائے گی۔“

”کوئے...“ انہوں نے کہا۔

”کار سے نکل کر یہ لکھنڈر کی طرف آئے... ان کے ہاتھ  
میں کوئی چیز تھی... نہ یہ کیا جاتے ہی انہوں نے وہ چیز اس کے سر پر  
ماری... وہ پکڑ اکر کر اور انہوں نے اس کے گلے میں رہی؛ اُل کر اس  
وی... اس طرح اس کا گاگھٹ گیا... چند لمحے وہ ترپا اور سر کیا۔“

”اور آپ یہ مظہر کمرے دیکھتے رہے... آپ نے انہیں  
روکنے کی کوشش نہیں کی...“ آکی جی صاحب نے ٹھہری انہاں میں کہا۔  
”میں نے کوشش کی... میں ان کی طرف بھاگا... لیکن اس  
سے پسلے ہی یہ اسے ٹھہر کر پکئے تھے... دراصل ان کا پر ڈگر ایم فوری  
ٹھور پر میں نہیں بھاپ سکا تھا...“

”پھر... پھر آپ نے کیا کیا۔“

”میں نے ان سے کہا... یہ آپ نے کیا کیا... آپ تو جاہل  
ہن گے... اس پر یہو لے... میں آپ کو ایک بڑی رقم دوں گا... آپ  
اس بات کا کسی سے ذکر نہ کریں۔“

”بھوٹ... بالکل بھوٹ۔“ جاوید شانی چلا انجھے۔

”عن تمیں... نہیں۔“ وہ پرست زور سے اچھلے... آنکھوں میں

خوف دوڑھیا۔

”آپ نے کھنڈر میں جانا خود تسلیم کیا ہے۔“

”لیکن میری کار میں جمل کے دھبے تمیں ہو سکتے۔“

چلائے۔

”تمیں ہو سکتے۔“

”اس لیے کہ میں کار کی ستائی پانگلوں کی حد تک کرتا ہوں۔“

”وہ آپ براہ راست کرتے ہوں گے... ذُگی کے اندر کی ستائی

تو اس طرح تمیں کرتے ہوں گے۔“

”میں اندر براہ... ہر جگہ کار کی ستائی کرتا ہوں... آپ پسند

کریں تو یہ بات میری بھی اور جدیدی سے معلوم کر لیں۔“

”وہ تو ظاہر ہے... آپ کے بیان کی تصدیق کریں گے...“

سوال یہ ہے کہ کار میں جمل کے دھبے کہاں سے آگئے۔“

”فوس ایں تمیں جانتا۔“

”ہمیں اقوس ہے... اب آپ کو گرفتار کرنے کے سوا کوئی

چارہ تمیں... کو نکل۔“ محمود نے آئی بیٹی صاحب کی طرف دیکھا۔

”نکل۔“ وہ ہوئے۔

”یہ... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں... آپ تو میرے دوست

ہیں۔“ جلدی شفافی چلا اخلاق۔

”میں دوست ہوں... لیکن قانون کے باتھوں مجبور ہوں...“

طرف دیکھا۔

”خود کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے انہوں نے خود اپنے سر پر کوئی حیثیتی ہو گئی... وہ بھی گھر آکر۔“

”اُف تو یہ... یہ صاحب تو مجھے مجرم ثابت کر دیں گے۔“

جادویہ شفافی نے پریشان ہو کر کہا۔

”آپ فکر کریں...“ آئی بیٹی اولے۔

میں اس لمحے تھوڑا بھاہ آکیا... اس کے پھرے پر ایک رنگ

آرہا تھا تو دوسرا جبارہ تھا۔ انہوں نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

”مسنٹ کوڑی کی کار کی ذُگی میں موبائل آنکل کا کوئی دھبہ تمیں“

”ہے۔“

”ہیا!!“ وہ ایک ساتھ چلائے۔

”اور مسنٹ جادویہ شفافی کی کار کی ذُگی میں کسیں کسیں لگا ہوا ہے... عابتاً موبائل آنکل کا کوئی فہریک کرتا رہا ہو گا۔“

”یہ... یہ دھوں کا ذکر کہاں سے نکل آیا۔“ آئی بیٹی صاحب

جہان ہو کر وہی

”مکنول کے کپڑوں پر موبائل آنکل کے دھبے پائے گئے ہیں...“

گویا لاش کو کسی کار کی ذُگی میں رکھ کر لایا کیا ہے... لیکن جمل کے دھبے

کوڑی صاحب کی کار کی ذُگی میں نہیں ملے... جب کہ جادویہ صاحب کی

کار کی ذُگی میں جمل کے دھبے موجود ہیں۔“

آپ کے خلاف بیعت کافی ثبوت مل چکا ہے... معاملہ ہے بھی قتل کا...  
لذا آپ کو گرفتار کرنے ہی پڑے گا...”  
”اور انہوں نے ایک بات کی وضاحت بھی نہیں کی...“  
فرزانہ بول چڑی۔  
”مگر بات کی۔“

”بلیک میل نے جو کیست اس میں بھی، اس میں بھی تھا... اگر  
انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا تو یہ اس کیست کو دیکھ کر تمہرے اکیوں  
گے تھے... انہوں نے اپنے دکیل کو کیوں بیالا تھا... لور پھر دکیل نے  
ایک جاسوس کی خدمات کیوں حاصل کی تھیں... اس کیست سے بھی تھے  
ان کا جرم ہوتا تھا ہوتا ہے۔“

”نہیں ہوتا۔“ جادیہ شانی فور ٹھوپ لے۔

”کیسے نہیں ہوتا... آپ متائیں... اس میں کیا تھا۔“  
”وہ میں... میں نہیں تسلک... اپنے دکیل کے مشورے کے  
بھرپور تسلک۔“

”آپ پہلے دکیل سے مشورہ کر لیں... ہمیں کوئی اعزازی  
نہیں۔“

”اچھی بات ہے...“

”اب انہوں نے دکیل سے بات کی... ساری بات سن کر  
دکیل نے کہا۔“

”اب آپ کو کچھ بھی چھپانا نہیں چاہیے... ساری بات

بنا دیں۔“ ”لیکن اس طرح تو یہ بھجے چڑھاویں گے چاہی۔“

”نہیں... ایسا نہیں ہو سکتا... ہم آپ کا کیس لڑیں گے...“

آپ کو پریشان تھیں ہو چاہیے... آپ بے گناہ ہیں...“

”کیا آپ کو پوری طرح بیٹھنے ہے۔“

”ہاں اسے فتحد۔“

”اوے کے...“ انہوں نے کہا... پھر انہوں نے کہا شروع کیا۔

”میں نے کوئی جرم نہیں کیا... بھجے اس روز ایک ہام مطموم

آدمی نے فون کر کے ہو ٹل اپنالا میں بیالا تھا... اس نے کہا تھا کہ آپ

ہو ٹل اپنالا کے کرہ نمبر 32 میں آجائیں... بھجے بہت خاص باتیں تھیں

ہیں... آپ کی ٹل کے بارے میں، اس لیے کہ آپ کا تجھ مل میں بہت

گز بود کر رہا ہے... میں یہ سن کر دھک سے رہ گیا... اس لیے کہ بھجے

غیرہ پہلے سے شک ہو چکا تھا... اور میں اپنے شک کو اس پر ظاہر کر

بھی پہکا تھا...“

”آپ نے کیا کہا... آپ اپنے شک کو اس پر ظاہر کر چکے

تھے۔“ فرزانہ نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں امیں نے اسے بنا دیا تھا کہ میں اس کی کارکردگی سے

مطمئن نہیں ہوں... لور بھجے شک ہے کہ آپ گز بود کر رہے ہیں...“

لذا آپ تیدر ہیں... میں حساب کتاب کی کھل پڑیں کراؤں گا...  
اس پر اس نے نہیں کہ کہا تھا کہ آپ بنا وجہ شک کر رہے ہیں... اور یہ

کہ آپ خود رچیک کر دا جیں... ان حالات میں مجھے وہ فون ملا... میں وہاں چلا گی اور یہ میری ہے دوقنی تھی۔ مجھے چاہیے تھا... یا تو اپنے "چار ماتحتوں کو لے کر جاتا یا پولیس کی مدد لیتا... نہ میں وہاں پہنچا... کرے میں داخل ہوا... تو وہاں تھجھر خود موجود تھا۔

"کیا!!! وہ چلا گئے۔"

"ہاں امیں اسے دیکھ کر جنت زدہ رہ گیا... اس کے باوجود میں ایک تھجھر تھا... اور وہاں ایک اور شخص موجود تھا... جو قتل و صورت سے عنزہ لگتا تھا... اس کے باوجود میں بھی پا تو تھا... اب تو میرے ہوش اڑا کے... تھجھر بھسا اور بڑا۔"

"تو آپ میرا حساب کتاب چیک کر داںکس کے... لیکن ہم وہ وقت ہی میں آنے دیں کے اس سے پلے ہی آپ کا کام تمام کر دیں گے... کیا خیال ہے آپ کا کام تمام کر دیا جائے۔"

"نہیں نہیں... میں کوئی حساب کتاب چیک نہیں کر دیں گا... میں مارے خوف کے پلا اٹھا۔"

"مورثی... اس کا کام تمام کر دو۔"

"سمسٹ اچھا سر۔" اس نے کہا جو اس کے سامنے تھا...

"انہوں نے میرے اندر داخل ہوتے ہی کرے کا دروازہ بند کر دیا تھا... جب ذرگی تھجھر لے کر میری طرف بڑھا... میں مارے خوف کے لرز رہا تھا... اور جچھے ہٹ رہا تھا... یہاں تک کہ میں کرے کی دیوار سے جا گا... اور ذرگی نے تھجھر والا ہاتھ اٹھایا... میں چلایا۔"

نہیں نہیں... مجھے نہ مارو... تم جو کمو گے میں کروں گا... اور تھجھر پڑایا... ذرگی... اس کو ختم کر دو... ذرگی خونخاک قہی ہنا... اور اس کا تھجھر والا ہاتھ نہیں آیا... لیکن... تھجھر دیوار پر لگا... اور مجھے کر گیا... ذرگی کے مذ میں ایک بکلی سی تھیں تکل گئی... اس کا ہاتھ دیوار پر لگا تھا... وہاں تھجھر پکڑ کر تینجا چلا گیا... اور میں نے تھجھر اٹھایا اور سوچا... یہ مجھے فتح کرنے پر قتل گئے ہیں... ایسے میں اپنے چداں کے لیے مجھے کچھ کرنے کا حق ہے... لذا میں نے تھجھر اٹھایا... اس وقت تک ذرگی انہوں کا تھا... اور بالکل میرے سامنے کمزور تھا... میں نے آؤ دیکھا تھا... اس کے پیٹ میں دے ملا... اس کے مذ میں ایک بھی ایک تھیں اس کے پیٹ میں دے ملا... اس کے بھیت سے نکل نکل کر فرش پر گرنے لگا... نکل گئی اور تو ان اس کے بھیت سے نکل نکل کر فرش پر گرنے لگا... تھجھے اپنے ہاتھوں اور ہیردوں سے جان تکلی حسوس ہوئی... میں فرش پر اکڑوں بنتھے گیا... ایسے میں تھبڑے کہا:

"سر آپ نے ذرگی کو مار دا لیا... اب آپ جاسکتے ہیں۔"

"میا کہا... میں جا سکتا ہوں۔"

"ہاں آپ جاسکتے ہیں... اپنے گھر۔"

"اور... اور یہ اٹ۔"

"اے شش نمکانے اگادوں گا، آپ فکر نہ کریں... میں بدے میں آپ اپ کا حساب کتاب نہیں کرائیں گے... مجھے گئے آپ... اگر آپ حساب کتاب کرائیں گے تو میں ذرگی کے قتل کی کہانی پولیس کو سناؤں گا۔"

”میں کاہپ گیا... میں نے دہان سے لکھنے کی کی... سوچا... اس وقت تو یہاں سے لکل چلو... پھر دیکھا جائے گا... میں چلا آیا... اس روز کے بعد فخر منہانی کرنے لگا اور میں پھانٹی کے پھندے کے خوف سے پکوچو کرنے کے قابل تھا... میں یون کچھ لیں... اب میں مل کا ایک چھوٹا سا حصے دار ہوں... دنیا کی نظرتوں میں مل کا مالک ہوں... لیکن اصل مالک وہ بنا تھا ہے... میں کانہات میں مالک رہ گیا ہوں میں۔“

یہاں تک کہ کروڑ خاموش ہو گیا... اب ان کی آنکھوں سے آنوبھنے لگے... ”آپ نے یہ کمانی پہلے کیوں نہ سنائی۔“ محمود نے متاثرا۔ ”سوٹ کے خوف سے۔“ ”لیکن یہ کمانی آپ کی یہ گناہی کی کمانی سناری ہے۔ فرزد مسکرا۔

”گک... کیا مطلب؟“ ”ہماب آپ کو اگر قادر نہیں کریں گے... پہلے اس معاملے کی حقیقت کریں گے... پہلے یہ دیکھنا ہو گا... ان لوگوں نے ڈرگی کا لاش کا کیا کیا... جب تک لاش نہ ملتے... آپ پر قتل کا مقدمہ نہیں کلے...“

”اوہ... اوہ...“ ”کیا آپ کے دکل نے یہ بات میں بتائی تھی۔“

”وکل صاحب کو میں نے یہ کمانی کب سنائی تھی... کیت تو انہیں بھی دکھائی گئی ہے... اور انہوں نے میرے لیے پرائیوریت چاسوں کا انظام کر دیا ہے۔“

”انہوں نے غلط کیا... آپ کو اس کیس میں گرفتار نہیں کیا جا سکتا تھا... جب تک کہ لاش نہ مل جاتی اور لاش کو ان لوگوں نے نہ کاٹ لکا دیا تھا...“

”میں... میں کیا کہ سکتا ہوں... میری توہن عقل خبط ہو چکی ہے۔“

”خیر... پہلے ہم آپ کے نیجہ سے طاقت کریں گے۔“

”ضرور... لیکن اگر لاش مل گئی... یعنی انہوں نے بتا دیا کہ لاش قلاں جگد ڈھن ہے...“

”تو اس صورت میں آپ کو گرفتار کر لیا جائے گا... کیوں نک آپ کی کمانی درست ثابت ہو جائے گی... لیکن فیصلہ عدالت کرے کی۔“

”اب جو بھی ہو گا... دیکھا جائے گا...“

انہوں نے آئی بھی صاحب سے اجازت لی اور فخر کی کوئی پشی... مل میں اس کی موجودگی کے اوقات انہوں نے پوچھ لیے تھے...“

”ایک بلات کچھ میں نہیں آئی۔“ فادرق کی آواز سنائی وی۔

”میرے خیال میں تو تمہاری کچھ میں تو کوئی بات بھی نہیں“

آتی۔ ”فرزانہ مکراتی۔

”یہ ضروری نہیں کہ تمہارا ہی خیال درست ہو۔“ قادری  
نے اس سمجھو رہا

”خیر... پسلے تناول... وہ کیلیات ہے...“

”اس کیس سے لایا جان کیوں اب تک اگ تھا ہیں...  
جب کہ آئی تی صاحب تک معاملے میں دلچسپیاں لے رہے ہیں۔“  
”وہ کسی اور معاملے میں اٹھنے ہوئے ہوں گے اور ان کی  
انکڑوں میں وہ معاملہ اس معاملے سے زیادہ اہم ہو گا۔“

”یہی بات ہو سکتی ہے... خیر...“

بلوید شانی کے شیخ کاناٹ مطابر قدومنی تھا... اس کی کوششی بھی  
بہت شامدرار تھی... جاوید شانی سے کسی طرح کم نہیں تھی... پسلے اس  
کا طازہ مہاجر آیا، پھر وہ اپنیں ذرا بُکر روم میں بخاکر چلا آیا... جلد ہی  
انہوں نے حیر قدموں کی گواز سنی اور ایک درمیانے قدم کا سندوں سا  
آدمی اندر داخل ہوا۔

”فرمائیے... آپ کو مجھ سے کیا کام ہے۔“

”آپ ظاہر قدومنی ہیں...“

”ہاں اہوں... تو پھر۔“ اس کا لمحہ المکر ساختا۔

”لور آپ جاوید شانی کی مل کے فتحر ہیں۔“

”یہ بھی بُکر ہے۔“

”آپ نے اس لاش کو کماں دفن کیا ہے۔“

”ملن... لاش... مرے باپ رہے... کون کی لاش... یہ...“

”آپ کیا کہہ رہے ہیں۔“

”میریت خوب انجان بنتے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا... جاوید  
شانی نے بھیں سب کچھ تداریا ہے۔“

”کیا بتا دیا ہے۔“ وہ جر ان ہو کرہ لے۔

”یہ کہ آپ نے مل کے حلبات میں گز بڑکی... اس گز بڑکا  
ہیں پہنچ کیا... انہوں نے آپ کو مکمل چانچ پڑتاں کی دھمکی دی۔  
آپ نے اسیں ہوئی اپنان سے فون کیا اور کرہ نمبر 32 میں بالائی... وہ  
دہل کے تواندر آپ اور آپ کا ساتھی ڈرگی پاٹا تو لے نظر آئے...  
ڈرگی نے جاوید شانی کو ہلاک کرنے کی کوشش کی... تین خود ان کے  
با تھوں مدار گیا... تاہم آپ نے جاوید شانی کو ہاں سے آئے دی... اور  
ان سے کماک اگر وہ حلبات پیک نہیں کرائیں گے تو آپ بھی پولیس  
کو کچھ نہیں بتائیں گے اور اس لاش کو بھی آپ نکالتے کاوتے گا...  
لہذا ہوہاں سے آگے... اب ہمارا آپ سے سوال ہے کہ آپ نے لاش  
کماں دفن کی ہے۔“

”میں سوچ بھی نہیں سکا تھا کہ جاوید شانی مجھ پر اتنا یہ اگرام  
لگائیں گے...“

”آپ کا مطلب ہے... ایسا کوئی واقعہ نہیں ہو اور انہوں نے  
آپ پر صرف اگرام عاید کیا ہے۔“

”بالکل... نہ تو میں نے حلبات میں گز بڑکی ہے... اسیں  
کماں دفن کیا ہے۔“

کسی ہوٹ میں خیر طور پر بلایا ہے... ان کی یہ کمالی فرضی ہے... وہیے ایک بات میں ضرور کچھ دن سے محسوس کر رہا ہوں۔ ”  
”کوروہ کیا؟“ فرزانہ بولی۔

”یہ کہ وہ مجھے کسی نہ کسی طرح حل سے نکال باہر کرنا پڑتے ہیں... شاید اسی لیے اسکی فرضی کہاں گزر ہے ہیں...“  
”وہ پچھا گئے... کہ کے درست سمجھیں... کے نظر... آخر پکھ سوچ کر فرزانہ کہا۔

”میرا خیال ہے... آپ فورا ہمارے ساتھ چلیں۔“  
”لیکن کمال نہ کرو۔“

”جاوید شانی کے پاس... تاکہ دودھ کا دودھ فور پانی کا پانی ہو جائے۔“

”آپ کا مطلب ہے... اس طرح دودھ کا دودھ فور پانی کا پانی ہو جائے گا۔“

”ہاں اکوں نہیں...“  
”چلنے میں چلنے کے لیے تیار ہوں... مجھے کوئی اعتراض نہیں...“ اس نے فراہم کیا۔

”وہ اسی وقت پھر جاوید شانی کی کوئی پنجی... شیر کو دیکھ کر جاوید شانی کامن سرخ ہو گیا۔“

”خداور... یہ ایمان...“  
”نه تو میں خداور ہوں اور نہ ہے ایمان... آپ نے جو کمالی

بیٹی سنائی... وہیں نے بھی ان کی زبانی سنی ہے... اگرچہ واقعی کمالی  
ہے... تو آپ نے اس سے پہلے بھوے کیوں نہ کہا۔“

”میں نے تمہیں بلا کریے ساری کمالی سنائی تھی... لیکن تم کمال  
اور نک دی تھی کہ اپنی خطرناک حرکتوں سے باز آجاؤ... لیکن تم کمال  
رکنے والے تھے... تم نے مجھے پھسلے کے لیے وہ نیکست چیز کروانی  
ور شاہوری کے ذریعے میری طرف بھی... پھر مجھے ہونی کے  
لئے میں طلبیا... میرے ہاتھوں ذرگی کا خون کر دیا... تاکہ میں اس  
زم میں پھانسی پا جاؤں... اور مل کے مالک تم بن جاؤ۔“

”میں... یہ قلطہ ہے۔“ طاہر قدوالی چلا احمد۔

”اگر یہ نلطہ ہے... تو منز قدومنی بھی کیا ہے... یہ بھی تو  
نہیں ہا۔“ اکرام نے متاثلیا۔

”انہوں نے مجھ پر بھی قلک قیس کیا... تب بھی نوکا...  
میرا حساب کتاب اکل صاف ہے... آپ چیک کرائیں...“

”لیکن اس میں تو سوت وقت لگے گا۔“ محمود نے گھبرا کر کہا۔

”مل کے حلبات ہیں... ذری تونگے گی۔“ طاہر قدوالی نے

کہا۔

”آپ کیا کہتے ہیں...“ محمود نے جاوید شانی کی طرف دیکھا۔

”میں... میں کیا کہہ سکتا ہوں... میری تو ساری کمالی آپ  
کے سامنے ہے... آپ حلبات چیک کرائیں۔“

”سوال یہ ہے کہ جب آپ نے ان کی دھوکا بازی محسوس

کر لی تھی تو آپ نے انہیں مل سے نکال کیوں نہیں دیا۔  
”یہ اونچا آسان خیس ہے... ایک شخص جس نے پوری مل کی  
سبسی لاہو اہو ہوتا ہے... اسے یک دم کس طرح فارغ کیا جاسکتا ہے۔“

چالو یہ شانی ہے۔

”لیکن کافی ساف کیوں نہیں ہو رہی... ذرگی کی لاش کیا  
ہے۔“ محمود نے ابھن کے عالم میں کہا۔

”ارے بودھ... بائیں۔“ فرزانہ زور سے اچھل۔  
انہوں نے دیکھا... اس کی آنکھوں میں حیرت اور حیرت  
تھی۔

۶۷۶۶۶

”کون نے چیز کاٹ گئی کیا؟“ قادر و ق نے دعا سماعت کیا۔  
”نہیں... ایک خیال سے بجا ہے... لیکن میں وہ خیال ان سے  
کی موجودگی میں نہیں تداوی کی... اللہ اہم بر کر عدہ“  
”اچھی بات ہے... بعد میں من لیں گے... اب کرنا کیا  
ہے۔“ قادر و ق نے جمل کو کھلا۔

”سر کوری آپ نے جو شادروی کا سفر نکایا تھا... اس پر  
ہمیں حیرت ہے۔“

”یرے نہ، یک تو اس میں حیرت کی بات نہیں... اس لیے  
کہ سفر انسان لور بھرم کا چیلی دامن کا ساتھ ہوتا ہے... ہم جانتے  
ہیں... شر میں بھر مول کے لئے کہاں کہاں ہیں... اور ان کا انہا  
بیٹھنا کہاں کہاں ہے...“ اس نے جواب دیا۔

”آپ کو یہ معاملہ قانون کی نظر و میں لانا چاہیے تھا۔“

”اس طرح بے چار سے جلوویہ شانی مختل میں چھتے...“

”کوہو... یہ مسئلہ کا ہے... چھتے یا نہ چھتے... قانون کی  
ناظروں میں لانا چاہیے تھا... اللہ آپ بھی مجرم ہیں۔“

”اگر جاوید شانی کا بیان درست ہے... جب تو پھر نجیر طاہر قدوانی نے ذرگی کی لاش کو کمیں چھپایا ہے... یاد فن کیا ہے... تاکہ اپنا دباو جاوید شانی مر قرار رکھ سکتی اور اس مل کے بیٹھے بھائے مالک ان جائیں۔“ فرزان نے پر جوش انداز میں کہا۔

”اور اس کام میں طاہر قدوانی کے معادن ان گھے خود کو روی صاحب...“

”نہیں... یہاں تلاٹے ہے... میں نے ان کی کوئی مدد نہیں کی بھومن نے تو پہلیک میلٹ فلم کرنے کی کوشش کی۔“

”اور آپ لاش کو بھول گے۔“

”ہاں... یہ بھومن سے فلکی ہوتی ہے۔“

”اکل... انہیں گرفتار کر لیں... لیکھتے دیکھنے کے بعد انہیں فوراً فون کرنا چاہیے تھا لورڈ اکل صاحب کو بھی گرفتار کر لیں۔“

”بھی نہیں... آپ نہیں گرفتار نہیں کر سکتے۔“ اکل کی آواز سنائی وی۔

”اور... وہ کیوں؟“

”اس لیے کہ ایسی کمیں فرضی بھی نہ سکتی ہیں... اور ہم نے ذرگی کی لاش کو آنکھوں سے دیکھا نہیں تھا۔“

”یا انکل نمیک و اکل صاحب۔“ طاہر قدوانی نے خوش ہو کر کہا۔

”پھر بھی آپ دونوں کافر غرض تھا کہ پولیس کو فون کرتے تاکہ

وہ اس مخالفے کو اپنے ہاتھوں میں لے کر شکوری سے اگلوانی کے لاش کماں ہے... آپ نے ایسا نہیں کیا اور اب اصل بحرب نے شکوری کو ہلاک کر دیا۔ تاکہ پولیس اس سے یہ پوچھ سکے... اس نے لاش کو کماں و فن کیا ہے... اس طرح اب مشکل پڑیں آئے گی۔“

”کیسی مشکل؟“ طاہر قدوانی نے من بٹالی۔  
”لاش لاش کرنے کی مشکل...“

”اور جب تک ذرگی کی لاش نہیں مل جاتی... اس وقت تک جاوید شانی پر مقدمہ نہیں شروع ہو سکتا... لہذا اپنے ہم لاش کی لاش شروع کریں گے... کیا خیال ہے انکل... انہیں گرفتار کیا جائے گا میں۔“

”جاوید شانی کو فی الحال گرفتار نہیں کیا جاسکا... کیونکہ کیست فرضی ہو سکتی ہے... لیکن مسز کوری اور وکیل صاحب نے کیست کے مخالفے کو چھپایا... لہذا انہیں ضرور حرامت میں لایا جاسکتا ہے۔“

”ہم اپنے ہی اپنی حمانت کر اپنے ہیں۔“ وکیل نے خس کر کہا۔

”لوہو اچھا... ہلاں کیوں نہ ہو... ہو جو وکیل... ختم... اپنی حمانت کے کاغذات دکھادیں۔“

”تو کے... یہ رہے کاغذات۔“ کاغذات دیکھنے کے بعد اب وہ انہیں گرفتار نہیں کر سکتے

تھے... لہذا تیس جانے کی اجازت دے دی گئی... اب وہ جاوید شانی کی طرف ترے:

”آپ ذرگی کا حلیہ بتائیں... کیا آپ کی مل میں اس طبقے کا کوئی آدمی کام کرتا رہا ہے۔“

”میں یقین سے نہیں کہ سکتا... اس لیے کہ مل کے ملازم من سے میرا آدمیاں ہمیں کم ہوتا ہے۔“

”ہوں... خیر... آپ حلیہ بتائیں... محمود... تم پھر کافی سنبھال لو۔“

”میں کیا مطلب... پھر کافی۔“ جاوید نے تیر ان ہو کر کہ

”ہاں! پھر کافی... آپ اپنا کام کریں... حلیہ فراخوب سوچ بھج کر اور بالکل نیک بتانے کی کوشش کریں... کیا آپ ایسا کر سکتے گے۔“

”ہاں اکتوں نہیں... کیست میں اسے دیکھ کر مجھے اس کا حلیہ اچھی طرح یاد آکیا ہے... وہ لے قدر کا تھا... تاک بھی لمبی... داگی گال پر ٹل... بڑی بڑی موچیں... گال بھرے ہم رے...“

وہ حلیہ بتاتا چلا گیا... محمود کی پھر تجزی سے کافی پر چل رہی تھی... جاوید کے خاموش ہونے کے صرف چند منٹ بعد اس نے پھر سے بٹانی تصور ان کے سامنے رکھ دی... جاوید اس کو دیکھ کر اچھا۔

”یہ... یہ تو بالکل ذرگی کی تصویر ہے۔“

”مگر یہ... اب ہم یہ تصویر مل کے ملازم من کو دکھائیں گے۔“

”بخار اخیال ہے... وہ مل کا ہی کوئی غنڈہ اپنے ساتھ رکھ لے گیا تھا۔“

”آپ کا مطلب ہے... خیر...“ جاوید شانی نے تیر ان ہو کر

کہا۔

”ہاں! اگر یہ سازش ہے... تو اس میں اصل جرم نہیں کاہے۔“

اور اگر سازش نہیں ہے... تو آپ مجرم ہیں۔“

”لیکن میں کیسے مجرم ہوں... کیست دیکھنے کا اقتدار اختر شہماںی اور کوری دنوں نے کیا ہے... میں نے کیست ملنے پر اختر شہماںی کو بلایا تھا... اختر صادب نے کوری کو بلایا... کوری نے شاہری کو پکڑ لایا اور کیشوں سیت یہاں لے آیا... میں نے کیشوں جلا دیں... لہذا ہم بھرم کیسے ہو گیا۔“

”آپ کو فوری طور پر یہ میں کو بلانا چاہیے تھا... تاک وہ اس معاملے کو دیکھتی... آپ سے مغل اپنی جان چلانے کے سلطے میں ہوا تھا... بات تو اس کیست سے بھی ثابت ہو رہی تھی... آپ کو ان کیشوں کو جلانے کی ضرورت نہیں تھی... وہ تو آپ کی حفاظت کا سامان تھیک... لہذا آپ مجرم ہو سکتے ہیں۔“

”میں مجرم صرف اس بات کا ہو سکتا ہوں کہ میں نے اپنے جرم کو چھانے کی کوشش کی... مجھے بیک میل کرنے کی کوشش تو کی تھی نہ۔“

”یہ آپ کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے...“

"لیکن میں ذرا سکس لیے کرتا... وہ اے۔"

"اس پر ہم ابھی غور کریں گے... ہو سکتا ہے... آپ کے پاس کوئی وجہ ہو... آپ نے خود اپنے خلاف ایک جال متحملہ ہو... خود کو بے گناہ خاتم کرنے کے لیے... محمود نے جلدی جلدی کہا۔ آپ تو جناب بہت زیادہ بحیرہ بات کہ رہے ہیں... آپ میں ایسا کہوں کرتا۔"

"میں نے کہا... ابھی ہمیں اس پر غور کرتا ہے۔"

"اچھی بات ہے... آپ غور کر لیں... میں نے کوئی ذرا نہیں کیا۔"

وہ بار سے اکل آئے...

"اکل اکرام کیا آپ پچھے کہتا چاہتے ہیں۔"

"میں... میں بھی غور کر رہا ہوں... معاملہ بہت ایسا ہوا ہے... اگر جاوید شانی کا یہ دوست ہے تو فتح بھرم ہے۔" "اور وکل مصائب اور کوری کو آپ کس خانے میں فر رکھیں گے۔"

"ہو سکتا ہے... ہے بے گناہ ہوں... انہوں نے واقعی اپنے مونکل یعنی جاوید شانی کو چانے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا ہو... یعنی خلاط طریقہ... ویسے یہ وکل لوگ اور پرائیوریت جاموس ا لوگ اپنے مونکل کو چانے کی کوشش کرتے ہیں... وہ گئے فتح بھرم صاحب... گلہ ہے... ان کا اور شاہوری کا آپس میں تعلق تھا... جب فتح نے وکھا کر

جاوید شانی نے وکل اور پرائیوریت جاموس کو بلایا ہے اور جاموس نے شاہوری کا سرخ لکھ کر کیٹیں بے آمد کری ہیں لور اس وقت بے وکل شاہوری کو چھوڑ دیا گیا ہے... لیکن یہ لیس تک بات تھی تو شاہوری کو گرفتار کر لیا چاہئے گا... تو اس نے اس فتح کو دیا اور لاٹ لے جا کر جاوید شانی کے گھر میں ڈال دی... تاکہ کیتھ... الادار خالی جانے کے بعد جاویدہ عل کے جرم میں پہنچ جائے..."

"ہاں لکل تھیں... لیکن سوال یہ ہے کہ شاہوری نے وہ قلم کیسے بنائی... یہی خیال آیا تھا تھے اس وقت۔" فرزاد علوی۔

"اوہ بار... واقعی... وہ اہم سوال ہے... شاہوری نے قلم کیسے بنالی... اس کا مطلب ہے... وہاں قلم مانے کی تجارتی پہنچ سے کری گئی تھی... جو نبی جاوید شانی ہو، عل کے کمرے میں داخل ہوئے... قلم نہیں گئی... پھر ذرگی آگئے بڑھا... ذرگی نے ان پر دلو کیا... اور اس کے ہاتھ سے چاٹو کر گیا... کیا یہ بات بحیرہ بیسیں... ایسے لوگوں کے ہاتھوں سے چاٹو کرنا نہیں کرتے... دوسری بحیرہ بات... جاوید شانی تو اس وقت بخوبی ہنسیں کی تھی... ایسی حالت میں دفعہ اور سے لگے ہوئے تھے... انہوں نے حرکت بھی نہیں کی تھی... ایسی حالت میں ذرگی کا ہاتھ کیسے پوک گیا... اور پھر اس سے بھی بحیرہ بات... جب جاوید شانی نے چاٹو اٹھایا... تو اس نے خود کو چانے کی بالکل کوشش نہیں کی... جب کہ وہ تو ایک غذۂ تھا... اور جاوید شانی ایسے معاملات میں بالکل اہل اہلی... وہ تو فوراً بچھے ہٹ کر خود کو چاکٹا تھا لذ ایسے بات بحیرہ بیسیں میں کھا کر

چھوٹ کر نیچے گر گیا تھا۔ ”

”بالکل یہی بات ہے۔“

”اور آپ نے جگ کر پا قواٹھاںی... کیا اس نے چاقو اٹھانے کی کوشش نہیں کی تھی؟“

”نہیں... اس نے کوشش نہیں کی تھی۔“

”جیسے خوب اس نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی...“

”بالکل نہیں۔“

”پھر آپ نے تختہ اٹھا لیا اور دو انہوں کر سیدھے کمزے ہو گئے... کیوں نکل ہاتھ دیوں اور پر لکھتے کی وجہ سے وہ ہاتھ کو پکڑ کر چھٹہ کیا تھا۔“

”یہی بات ہے۔“

”اوہ کے... اب لور خود کر کے تھا میں... جب آپ نے اس چاقو مدارا... اس نے خود کو چھانے کی کوشش کی تھی۔“

”نہیں... بالکل نہیں۔“ چادیہ شانی کے لیجھ میں حیرت فی حیرت تھی۔

”کیوں... کیا یہ بات سن کر آپ حیرت محسوس کر رہے ہیں۔“

”ہاں... بالکل... آپ کے توجہ والا نے پر ہی مجھے یہ بات محسوس ہوئی ہے... اس نے بالکل کوئی کوشش نہیں کی تھی۔“

”ہوں... جب آپ اندر داخل ہوئے تھے... تو دروازہ اندر

اہ نے خود کو چھانے کی ذرا اسی بھی کوئی حرکت نہیں کی... کیا ہم اس بارے میں چادیہ شانی سے چند سوالات لورڈ کر لیں۔“

”خود کر لینے چاہئیں... ہاتھ ٹکلن کو آرسی کیا۔“ فاروق نے خوش ہہ کر کہا۔

”عد ہو گئی... یہ اس وقت ہاتھ ٹکلن کو آرسی کیا کیا کیا شروع نہیں آئی۔“ محمود جمل گیا۔

”وہ... دراصل ہمت دیر ہو گئی تھی محاورہ ہے۔“

وہ سکرا دیے... پھر خود نے چادیہ شانی کو فون کیا... اس کی آواز سن کر دھڑکنا

”ایک سوال کا جواب ذرا سوچ کر دیں... جب آپ ہوں غل اپنان کے کمرہ نمبر 32 میں داخل ہوئے اور ذرگی آپ یہ تحد کرنے کر لیے آگے بڑھا... تو آپ دیوار سے جا لگے تھے۔“

”ہاں! یہی بات ہے۔“

”پھر ذرگی نزو دیک آیا اور آپ پر چاقو کاوار کیا۔“

”بالکل تھیک...“

”لیا آپ خود کو چھانے کے لیے اپنی جگہ سے بنے تھے... ہے تھے۔“

”نہیں... مجھ پر تو سکتے کی حالت طاری ہو گئی تھی... میں بالکل نہیں ہلا تھا۔“

”اور ذرگی کا ہاتھ دیوار پر لگا تھا... پھر اس کے ہاتھ سے چاقو

سے کس نئے کیا تھا... ذرگی نیا شجر ظاہر قدوالی تھے۔  
”ذرگی نئے کیا تھا۔“

”میا آپ کو اس کے قدم لوکھراتے مجھ سے ہوئے تھے۔  
”ہرگز نہیں... کہاں... یہ کہوں پوچھا آپ نے۔“  
”میر املاط بے... وہ نئے میں تو نہیں تھا۔“  
”نہیں... بالکل نہیں۔“ اس نے تھرا آوازیں کردا  
”کویا وہ اپنے پورے ہوش و حواس میں تھا۔“

”جی پاں... بالکل... دونوں میں سے کوئی بھی نئے میں نہیں  
تھے۔“

”بیت ثوب انگریز... نہیں لیں پوچھنا تھا...“  
”لیکن مجھے تو پکھننا تھا۔“

”واہی نہیں... پکھ دیر اور انکھار کریں۔“

یہ کہ کر محمود نے فون بند کر دیا... اب وہ گھر پہنچے... اسکے  
ہ بمشید دہان موجود تھے... اسیں دیکھتے ہیں والے:  
”اگر دہان علم مالی کئی تھی... تو اس میں اب پوچھنے کی کیا بات  
روہ جاتی ہے...“

”آپ نے تھیک فرمایا... ہم اس نتیجے پر بیٹھ چکے ہیں... لیکن  
آپ کو کیسے معلوم ہوں۔“

”میں ابھی دفتر سے چلا نہیں تھا کہ آئی ہی صاحب دہان بیٹھ  
گئے... انہوں نے ساری کمائی سنائی۔“

”اوہ اچھا... پھر اب آپ کا کیا پوچھ رکھاں ہے۔“  
”میں تم سے بھی پوری تفصیل سنتا چاہوں گا۔“

”جی اچھا...“

”لیکن پہلے کھانا۔“ انہوں نے اپنی والدہ کی آواز سی... وہ

کے انھا کے باور پر چیخانے سے بالکل رہی تھیں۔

”چلو بھائی... آج پہلے ان کی بات مان لو۔“ اسکے بعد

کھرا دیے گئے۔  
”وہ بھی مسکرا تھے اور کھانا کھانے لگے... کھانے سے قارن  
وکر محمود نے اسیں ساری تفصیل سنائی... سن کر وہ وہ لے

”آپ کیا پوچھ رکھاں ہے۔“

”ہم چاہتے ہیں... مل کا چکر لکھیں... محمود کی مالی ہوئی  
تصویر دہان کام کرنے والوں کو دکھائیں گے... تاکہ ذرگی کا پہاڑ مال

کے۔“

”ہوں تھیک ہے۔“

”تو کیا آپ نہیں چلیں گے۔“

”میں بعد میں تمہارے ساتھ شامل ہوں گا... اس وقت

”میں... یہ کام تم ہی کرو۔“

”جی اچھا۔“

”وہ مل پہنچے... تجھر نے انہیں وکیکر کر زہر بیالا سامنہ ملا۔“

”آپ یہاں بھی آگئے۔“

"جی ہاں! مجبوری ہے۔"

"خیر... کہیے... کیا چاہتے ہیں۔"

"مل کے ملازمین نے ملا جا چہے ہیں۔"

"کیا سب سے ملیں گے؟" اس کے لئے میں حرمت تھی۔

"تمیں... چدایک سے ملاقات ہی کافی ہو جائے گی۔"

"لوکے... یہ کہتے ہوئے اس نے ایک ہن دبیا... فراہو

اک ملازم اندر و داخل ہوا:

"انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ... چند ملازمین سے کچھ باقی

پڑھتا چاہتے ہیں۔"

"جی اپھا۔" اس نے کہا اور انہیں باہر لے آیا... بھر ملا جائیں  
کے ایک شہد میں انہیں لے آیا... یہاں بھیجن کے قریب ملازمین  
مشینوں پر کام کر رہے تھے... مشینوں کے سورے کان پر زی آواز سنالی  
ٹھیٹ دے رہی تھی..."

"آپ لوگوں میں سے کوئی اس شخص کو پہچانتا ہے۔" سمجھ  
نے اپنی ماں کی تصویر ان کے آگے کر دی... انہوں نے تصویر  
نور سے دیکھا اور انکار میں سر ہلا دیے..."

"تمیں جتاب اتم نے اس ڈھلن صورت والے آدمی کو تمیں  
و سکھ۔"

اس طرح وہ لور شہد میں گئے... لیکن کسی نے بھی یہ تمیں کہ  
کہ اس طلحے کے آدمی کو انہوں نے کسیں... بحثات..."

آخر دہنایوں ہو کر گھر لوٹ آئے... ان پکڑ جو شید نے ان کے  
پہرے پر نکالی کے آثار دیکھے تو نہیں پڑے۔  
"جیوں... تمیں طاوہاں اس طلحے کا آدمی۔"  
"جی تھیں... نہیں طا۔" "محروم نہ من بنالیا۔  
"تصویر بھت دکھاو۔" انہوں نے ٹھیٹ سے انداز میں کہا۔  
انہوں نے تصویر لے کر دیکھی... پھر وہ لے۔  
"میں اکرام بھی اس تصویر کو نہیں پہچان سکا۔"  
"جی نہیں۔" وہو لے۔

"چھا خیر... اب ایک کو شش میں کر رہا ہوں۔"  
"جی... کیا مطلب۔" وہ حیر ان ہو کر وہ لے۔  
"میں دیکھتے چاہو۔"

یہ کہ کر انہوں نے کاغذ ڈھلن سنبھال لیے... اب ان کا  
باتھ تیزی سے ڈھل رہا تھا اور کاغذ پر ایک تصویر بن رہی تھی...  
اپاک وہ بہت زور سے اچھے۔

ہو گا۔ ”محود نے پر جوش انداز میں کہا۔

”ولیکن کہاں جانا ہو گا۔“

”میں آپ پڑیں...“

”اُجھی بات ہے۔“

وہ ان کے ساتھ بارہ نکل آئے۔

”ہاں کہاں چلوں۔“

”مردہ خانے پر بوسٹ مارٹم کرنے والے وفتر کی طرف“

”کوہاں چھا... تم مجھے شاید شاہوری کی لاش دکھانا چاہتے ہو۔“

”میں ہاں... میں بات ہے۔“

”تو وہ لاش اس شخص کی ہے... یعنی تصویر دالے شخص کی۔“

”ہاں لباجان۔“ تینوں ایک ساتھ ہو گئے۔

”بہت خوب اس کا مطلب ہے... ذرگی لور شاہوری ایک

آدمی کے دو ہام ہیں۔“

”اب اس کے سوا ایک کام جائے گا۔“

”بہت خوب! تب تو یہ کیس کیم ہو گیا... معاملہ حل ہو

گیا... مردہ خانے پہنچنے کے جائے... پہلے تم مل پاؤ... مل کے مازیں

اس تصویر کو دیکھتے ہی پکارا خیس گے... یہ تو ان کا ساتھی ہے...“

”کوہاں اورہ... ان کے من میں نکلا۔“

وہ ایک بار پھر مل پہنچے... انہیں پھر شخمر سے ملاقات کرنا

پڑی... وہ انہیں دیکھ کر پریشان ہو گیا... خاص طور پر ان پکڑ جسید کو

## → ...پروگرام

”بہر... بہر... یہ کیا لباجان۔“ ”وہ چنانچہ

”کیوں... کیا ہوا۔“

”یہ تصویر آپ نے کیسے بنادی۔“

”تم نے جو تصویر بنائی... وہ اور یہ ایک ہی آدمی کی تصویر ہے... فرق صرف یہ ہے کہ میں نے تصویر پر موہیں قمیں بنائیں...“

”وہ ایسیں گال پر گل، بیالا... اس لیے کہ میں نے سوچا تھا... جب چاویہ شانی ہوں گل اپناں کے کرہ نمبر 32 میں داخل ہوئے تو شخمر کے ساتھ جو دوسرے آدمی تھا... وہ ضرور میک اپ میں ہو گا... لذائیں نے اس کا میک اپ کیم کر دیا... لیکن تم کیوں اچھے۔“

”اس لیے کہ ہم اس چل دھورت کے آدمی کو کسی دیکھ پہنچے ہیں۔“

”بہت خوب اکمال دیکھ پہنچے ہو۔“ انہوں نے فوراً پوچھا۔

”چاویہ شانی کے بیال۔“

”چاویہ شانی کے بیال... کیا مطلب۔“

”جلدی چلنے لے جان... اب آپ کو ہمارے ساتھ چلانا

"ہاں! ہم پھر آگئے... پلے بھی آپ کو ہم نے ایک تصویر  
دکھانی تھی... اب بھی ایک تصویر دکھانے کے لیے آئے ہیں... امید  
ہ کھاتی تھی... اب بھی ایک تصویر دکھانے کے لیے آئے ہیں... امید  
ہے... معاف فرمائیں گے۔"

"نہیں سن... ایسی کوئی کیا بات ہے... قانون کی مدد کرنا تو  
ہر شہری کا فرض ہے۔"  
"مگر پر... ان پکڑ جسید مکار ایسے... پھر انہوں نے دوسری

تصویر یا نہیں دکھاتی... اس کو دیکھتے ہی وہ بڑی اچھتے...  
یہ تو خانہ دادا ہے... شیر ساحب کا خاص آدمی... انہوں  
نے یہاں ملازمین کو ڈرائیور و حکما نے کے لیے رکھا ہوا ہے... جر  
مل میں ایسے آدمی رکے جائے ہیں... تاکہ کوئی ملازم اکٹے تو اس  
کے ذریعے اسے ڈاک پڑا دی جائے۔"

"اور یہ خانہ دادا اکمال ہیں۔"

"اب دنوں چھپنی پر ہیں... دو ماہ کی... ان کا جگہ خراب ہو گیا  
ہے... علاج کرنے کی غرض سے انہوں نے چھپیاں لی ہوئی ہیں۔"

"اوہ اچھا... ان کے گھر کا ہم بتاتے ہیں آپ لوگ۔"

"کیوں نہیں... لیکن یہ دہان میں گے نہیں گے نہیں... علاج کرنے  
کے لیے نہ جانے کہاں گئے ہوئے ہیں۔ گھر پر تو تباہا گا ہوا ہے۔"

"اوہ اچھا... خیر... آپ میں سے خانہ دادا کو جو زیادہ قریب  
سے جانتا ہے... وہ کون ہے۔"  
"زیادہ قریب سے تو انہیں شیر ساحب ہی جانتے ہیں۔"

دیکھو کر۔

"آپ لوگ کیوں مجھے بار بار پریشان کرو رہے ہیں۔" اس نے  
جھلا کر کہا۔

"ہم نہیں... آپ خود اپنے آپ کو پریشان کرو رہے ہیں۔"  
ان پکڑ جسید مکارے۔

"کیا مطلب... یہ کیا بات ہوئی، میں کیوں کرتے دکا خود کو  
پریشان۔"

"ہم چند ملازمین سے بات کرنا ہا ہے ہیں۔" "خود نے کہا۔

"اُسی تھوڑی درستے آپ بھی کام کر کے گئے ہیں۔"

"اُس میں ذرا اکسر رہ گئی تھی۔"

"اُس میں آپ کو بھی دیکھا ہوں۔"

یہ کہ کہ اس نے پھر ان دیلایا... وہی ملازم آیا۔

"اُس میں پکھو لوگوں سے ملوادہ بھیتی۔"

"تھوڑی درستے ہی تو ملوادہ تھا سر۔"

"اب پھر ملوادہ... سر کاری لوگ ہیں بھیتی۔" اس نے  
ٹھری کہا۔

"مگر یہ جتاب۔" ان پکڑ جسید مکارے۔

ملازم انہیں پھر اپنے ساتھیوں میں لے آیا... انہوں نے بھی  
ان کی ٹھری جیزت زدہ اندازوں میں دیکھا۔

"آپ پھر آگئے۔"

”آن کے علاوہ۔“

”میں... میں آن کے پاس رہتا ہوں۔“

”لوکے... آپ ذرا ہمارے ساتھ چلیں۔“

”جی... میں کیا مطلب... کہاں چلوں۔“

”آپ کو ایک شخص کا پڑھہ دکھاتا ہے، شاید آپ اسے پہچان لیں۔“

”ٹیکر صاحب سے اجازت لیتا ہو گی جتاب۔“

”ہاں ضرور... کوئی نہیں۔“

وہ ٹیکر کے پاس آئے اور وہ لے

”اہم آن ساحب کو لے جائے ہیں... آن سے کچھ کام ہے..  
ایک گھنٹہ تک یہ لوٹ آئیں گے۔“

”می اچھا... لیکن کام کیا ہے۔“ آس کے چہرے سے پریشانی  
پکر دی تھی۔

”پچھو دیر بعد بتائیں گے۔“

وہ پھر نہ لالا... اب وہ اس طازم کو لے کر باہر آئے... انہوں  
نے واڑ لیں پر اکرام کو چھڈ ہدایات دیں... پھر ہر دو خانے آئے...  
شاہزادی کی لاش پرستے کپڑا اہنیا کیا...“

”یہ کس کی لاش ہے۔“

”میں... میں نہیں چاہتا جتاب۔“

”لوکے...“ انہوں نے کمالور اس لاش کی موچیں الھاڑ

لیں... دلخیں گال پر سے جل بھی نوچ لیا... طازم چلا اتحا:

”ارے ای... یہ تو خانودا ادا ہے۔“

ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں خوف دوز گیا... انکلہ جہشید  
نے قوری طور پر اکرام سے بات کی...“

”اکرام... جاویدہ شانی کی مل کے ٹیکر ظاہر قدوانی کو قوری  
طور پر گرفتار کرو... لور پر ایجوب جاؤں کو ری کو بھی... ساتھ ہی  
جاویدہ شانی کے دلکش اختر شماں کو...“

”بہت بھر سر... کیا آن پر جرم ثابت ہو گیا ہے۔“

”بیلاش جاویدہ شانی کی کوشش سے ملی ہے... دھمل کے ملاظم  
خانودا اکی ہے... اس کا دوسرا اکام ڈرگی ہے... اور تیر الشاہری۔“

”اگرے بیاپ رہے... اتنے نام تھیار کے تھے اس نے۔“

”ہاں اکرام... قوراڑکت میں آ جاؤ... درت یہ لوگ فرار  
ہو جائیں گے... انہیں احساس ہو چکا ہے کہ آن کے گرد گھر انگ کیا  
جارہا ہے۔“

”آپ گھرنہ کریں سر... گھر انی تو آن کی پسلے سے ہو رہی  
ہے... فرار یہ کیسے ہو سکتے ہیں۔“

”بہت خوب اکرام۔“

آونچو گھنٹہ بعد اکرام کافون انہیں طا... وہ کہہ رہا تھا:

”سر... دفتر میں تھیوں موجود ہیں۔“

”اچھا! ہم آرہے ہیں... جاویدہ شانی کو بھی بلالو... اور آئی می

”جب مسٹر جاوید شانی ہو گل کے کمرے میں داخل ہوئے تو اندر موجود دوسرے آدمی نے دروازہ قوراہید کر دیا... اس وقت اس کے ہاتھ میں چاٹو تھا... جاوید صاحب تو بے چارے کم گئے... پھر ذرگی ان کی طرف چاٹو لیے یہا... جاوید شانی گھر اکڑ دیوار سے جا گئے... بیرونیک آکر ذرگی نے ان پر چاٹو کا دار کیا... لیکن ذرگی دیوار میں لگا... جبک جاوید شانی نے مارے خوف کے اپنی جگہ سے حرکت لے گئیں میں کی حتی... ان حالات میں چاٹو دیوار پر لگنا کس قدر بیجیب ہے... وہ بھی ایک تحریر کا رفتہ کے ہاتھ سے... پھر حال وہ یہ دھان کے سامنے کھڑا ہو گیا... انہوں نے چاٹو اٹھایا... اب بھی ذرگی نے کوئی حرکت نہ کی... یعنی انہیں چاٹو اٹھانے کا پر اپور امورت ویا... جبک ایسے ٹھنڈے سے انکی بات کی امید ہرگز نہیں کی جا سکتی... لیکن کرے میں موجود ان دو آدمیوں کا منصوبہ تو دراصل فلم بنا ہے اور ان کی فلم اس وقت بن رہی تھی... چاٹو ذرگی کے پیش میں لگا... وہ ہمیں مار کر گز اور اور خون ان کے پیش سے ہٹا نکل آیا... اب ان کے ہاتھ پھول کے... لیکن ان کے نجی ۱۴ قسمیں تسلی دی... اور انہیں دیاں سے یہ کہہ کر نکال دیا... کہ وہ اس کا انتظام کر لیں گے... اس واقعہ کے بعد جاوید صاحب اپنے نجی کے علاف کوئی بات کرنے کے قابل نہیں رہے گے... اگر معاملہ صرف حساب میں گز بڑا ہوتا تو جاوید صاحب کے لیے یہ واقعہ کافی تھا... لیکن ان کا منصوبہ تو دراصل مل پر قبضہ کرنے کا تھا... چنانچہ کچھ دنوں بعد ذرگی عرف شاہزادی کے

صاحب کو بھی۔“

”مجی اچھا۔“

وہ دفتر پہنچے... تو سب لوگ دیاں آپکے تھے... صرف آئی تی صاحب نے کما تھا کہ جو نہیں ان پکڑ جو شید نہیں... انہیں ستاد یا جائے... وہ آجائیں گے... چنانچہ انہیں فون پر بتایا گیا... جلدی وہ بھی آگئے... نجیب وہ کل اور جا سوں... تینوں خوف زدہ تھے... آخر ان پکڑ جو شید نے کہتا شروع کیا:

”مشکوپ پہت بخوبی اندرا میں ترتیب دیا گیا...“

”پسلے پیستاؤ جو شید... مشکوپ تھا کیا۔“

”تل پر قبضے کا۔“

”کوہ... سکی سیر اختیال تھا۔“

”نجیب صاحب نے پچھے فرضی ہی گز بڑی... اور دیا ہو جو کہ اس گز بڑی کو جاوید شانی کی نظر دیں میں بھی آئے دیا... تاکہ یہ اس کی طرف سے بدھن ہو جائیں... لورا سے والہ تک دیں... اس پر گرام کے مطابق اس گز بڑی کی طرف اشارہ کر کے... ہو گل اپہان کے کرہ میں انہیں بالایا گیا... ہو گل اپہان ٹھنڈوں کا پسندیدہ ہو گل ہے... دیاں ٹھنڈوں کی حقاہقت کی جاتی ہے... ہو گل والوں کی طرف سے ان کی حقاہقت کے سامان دیاں کیے گئے ہیں... یہاں سے فالخ ہو کر اس کی طرف بھی تو جو دیں گے... ان شاء اللہ...“

”یہت خوب!“ آئی بھی مترکائے

ذویلے انہیں فون کر دیا گیا... کہ وہ اپنی مل قلاں شخص کو بطور تھے  
دے دیں لور آپ ایسا نہیں کریں گے تو یہ ان کے حق میں رہا ہو گا...  
اور یہ کہ کیسٹ کو دیکھ لیں... ساتھ ہی انہیں ڈاک سے ایک کیسٹ  
مل گئی... کیسٹ دیکھ کر یہ غمرا گئے... کہ اب کیا ہے گا... اگر پر کیسٹ  
پولیس یا اخبارات کے ہاتھوں گئی... تو میں تو کیا کام سے... غمرا ہمت  
نے ان کی خصل سلب کر لی... یہ سچے بھائی کے قابل نہ رہے... اگر  
ان کے وکل ان سے ملاں ہوتے تو وہ خود انتہا ہے کہ اگر یہ جرم آپ  
سے سرزد ہوا ہے تو یہی صاف ظاہر ہے... آپ نے اپنی بیان چانے  
کے لیے کیا ہے... اور پھر کیسٹ کو جب غور سے دیکھا جائے تو ذرالما  
وہی ہی نظر آجاتا ہے... چاقو کا دیوار پر لگتا... دیوار پر لگ کر رنجی  
کرتا... لور ذرگی کا اٹھانے کے لیے نہ بھکتا... بلکہ ہاتھ پر کر رنجھ جاتا...  
جیکہ چاقو دیوار پر لکھ کی صورت میں ان کے باتحم پر تو چوت لگ ہی  
ہیں سختی... اصل نقطہ اس کہانی میں یہ ہے... "اپکے جشید نے  
ذرالما انداز میں کملے

"جی... کیا مطلب؟" وہ پچھک اٹھے۔

"وستے سے پکڑا ہوا چاقو دیوار پر مار دیں... چاقو کی نوک دیوار  
سے گھرائے گی... لیکن ہاتھ کو بالکل کوئی چوت نہیں لگے گی... جب  
چوت نہیں لگی تو چاقو اس کے باتحم... کیسے گا... گرہی گیا تھا تو اس  
نے فوراً جگ کر اسے افکلایا کیوں نہیں... صاف ظاہر ہے... وہ چاہتا  
تھا... چاقو جادیہ شانی اٹھائیں... اور اس سے اسکے پیٹ پر دلو کریں..."

تاکہ وہ مر جائے اور جادیہ صاحب ظاہر تھا ان کے قاتمیں آ جائیں۔"  
"مل... لیکن لا جان... یہ کیسے ہو سکتا ہے... اس طرح خود  
کو مر رہا اتنا کون پسند کرتا ہے، لور اگر وہ اس وقت مر گیا تھا تو بعد میں  
اس کی الاش کیوں ملی... پہنچ کروری صاحب اسے زندہ حالت میں پہنچ  
کر جادیہ صاحب کے سامنے لے کر تھے۔"

"ہاں لکھ پاتتے ہے... ذرگی، جادیہ شانی کے دار کے باوجود درما  
نہیں تھا... نہ اس کے پیٹ سے خون لکھا تھا... بلکہ وہ چا تو مصنوعی  
تھا... ایسا چاقو عام مل جاتا ہے... قلاؤں لور ذرالما میں ایسے ہی تھجرا  
اور چا تو استعمال ہوتے ہیں... جو گئی ان کا پھل کسی کو مارا جاتا ہے...  
پھل دستے کے اندر چا جاتا ہے... وہ کو تو لگتا ہی نہیں... اس کی  
تموزی سی نوک ضرور بایہر رہ جاتی ہے... جو خون سے بھری پاٹاںکیا  
ریڑکی تھیں سے جاتکی ہے... اس تھیں میں سوراخ ہو جاتا ہے اور اس  
سوراخ سے خون نکلنے لگتا ہے... اور نظر یہ آتا ہے... کہ چاقو اس کے  
پیٹ میں جاتا ہے... چنانچہ ذرگی تو اس وقت سر اسی نہیں تھا... اسی  
لیے وہاں سے جادیہ شانی کو ہٹا دیا کیا... تاکہ انہیں کوئی شک نہ ہو...  
انہوں نے کیسٹ لٹک پر بھی یہ نہ سوچا... کہ یہ ان کے خلاف ایک  
ذرالما تھا... اگر ذرالما ہوتا تو کیسٹ کیسے میں لکھتی تھی... پھر تو وہ ایک  
اتفاقی حادثہ ہوتا... لیکن پورنکہ وہاں قلم بانے کا پروگرام پلے سے تھا  
... اس لیے یہ سو فیصد ذرالما تھا... جو عربی طرح خلاپ ہو گیا... اگر چہ  
اس ذرالما میں رنگ و کل صاحب نے بھی بھرا اور پرائیوریت

چاہوں کو ری صاحب نے بھی بھرا... فرگی تو ان کا پھلے ہی ساتھی تھا... میک اپ کی صورت میں اس کو جاویدہ شانی صاحب کے سامنے چیش کی کیا اور کیشیں بھی ساتھ بھیش کی تھیں... تاکہ جاویدہ صاحب کو کسی نظر آئے کہ وکیل صاحب اور چاہوں صاحب ان کے بیٹے ہے... بھروسہ ہیں... جبکہ وہ اصل میں ساتھی ہیں مجید صاحب کے... اگر ان کے ساتھی نہ ہوتے تو وکیل صاحب فوراً کہدیتے... اول تو یہ ذرا ما تھا... اور اگر ذرا ما نہیں تھا، جب بھی آپ نے اپنی جان چھائے کے لیے ۱۰۰ کیا ہے... کیسٹ دیکھنے کے بعد پولیس آپ کو رفتار کر ری خیلیں سکتی... لیکن افسوس... انہیں غلط فہمی میں جلا رکھنے کے لیے... ان لوگوں نے اپنی فون کروالیا... پھر ڈارگی عرف شاہوری کی لاٹ ان کی کوئی میں پھیک دی... اب آپ کیسی گے... شاہوری کو کس نے ملا... تو یہ کام بھی ان تینوں کا ہے... انہوں نے سوچا... اب شاہوری عرف ڈارگی کا کام ختم ہو گیا ہے... انہیں اس کی ضرورت نہیں رہی... اللہ اے اے کا کام ختم ہو گیا ہے... انہیں اس کی ضرورت نہیں رہی... اللہ اے اے مل میں شریک کیوں کریں... ایک زائد حصے دار کیوں نہیں... اللہ اے ان تینوں نے اپنی قتل کروالیا... اس سے یہ فائدہ بھی انہماں چاہتے تھے کہ جاویدہ شانی اس کیس میں الجھ کر رہ جائیں گے... لیکن ایسا نہیں ہوا... کا... اب آپ تینوں اپنی صفائی میں پکھہ کرنا پا ہیں تو منے کے لیے تیار ہیں... اول تو یہ رے خیال میں... اب آپ لوگوں کے پاس آئتے کے لیے پکھہ بھی نہیں ہے۔

ان میں سے کوئی پکھہ نہ ہوا... وہ ان کی طرف دیکھتے رہے۔

"ایسا لگتا ہے... اب آپ لوگ پکھہ نہیں کسی کسی میں گے... کچھ نہیں ہے لیں گے... آپ لوگوں کی زبانیں شاید نکف ہو گئی ہیں... یا ان میں لگرے پڑے گئے ہیں۔" فاروق شوخ آوازیں کھٹا چلا گیا۔  
"صحیح گئی... اے بھائی لگرے آنکھوں میں پڑتے ہیں... زیادوں میں تھیں پڑتے تھم اتنا بھی نہیں جانتے۔" محمود نے جمل کر کیا۔  
"اوہ سوری... وہ لڑیا آیا... پھر جلدی سے؟"  
"میرے خیال میں... اب یہ لوگ کوئی جواب نہیں دیں گے... دیں بھی کیا... انہوں نے جوہ نہ تھا... بولیا... اب تو فصل کئی کا وقت ہے... فصل جیسی بھی ہو گئی... انہیں کا خانا ہو گئی... اور یہ جمل کی فصل کاٹیں گے... کیا میں نے پکھہ خلاط کیا۔" فاروق نے جلدی جلدی کہا۔  
"آج تو تم نے پکھہ اونٹی بات کہ دی۔" فرزاد کے لیے میں حیرت تھی۔  
"لیکن تم حیر ان کس بات پر ہو؟"  
"اے بات پر۔" فرزاد نوی۔  
"اے بات پر... اے بات پر۔" فاروق نے حیر ان ہو کر کہا۔  
"میں تم کی بات پر سمجھو او۔" محمود نے فوراً کہا۔  
فاروق نے انہیں اس طرح دیکھا... جیسے ان کے دماغ پہلے گئے ہوں۔